منکرینِ میلادِ بھی
میلادی نکلے



محقق و مرتب:

محمد ذیشان قادری الحسنی حنفی بریلوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نام کتاب:	منکرینِ میلاد بھی میلادی نکلے۔
محقق ومرتب:	محمد ذیشان قادری الحسنی حنفی بریلوی۔
زیرِ سایہ:	پیر محمد توقیر اقبال قادری حسنی نقشبندی سرکار۔
خاکِ پا:	سلسلہ عالیہ قادریہ حسنیہ۔
تاریخ تحریر:	ربیع الاول(1445ھ)، ستمبر(2023ء)۔
صفحات:	38
ای میل:	see.zee480@gmail.com
مطالعہ آن لائن:	/https://archive.org

خانقاہِ اولیاء قادریہ حسنیہ انٹرنیشنل لاہور پاکستان

حکیم الامت دیوبند کی طرف سے عید میلاد کا نام اور لکھتے ہیں ہم اسے باعث برکت سمجھتے ہیں اور جس مکان میں عید میلاد منائی جائے اس میں برکت ہوتی ہے۔(ارشاد العباد فی عید میلاد صفحہ نمبر 4)

سلسلہ نمبر ۳۹ — بار اوّل ۳۰۰۰

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً

(رواہ البخاری)

وعظ

السُّرُوْرُ بِظُہُوْرِ النُّوْرِ

مُلَقَّب بِہٖ

اِرْشَادُ الْعِبَادِ فِیْ عِیْدِ الْمِیْلَادِ

(میلاد النبی پر خوشی منانے کا صحیح طریقہ)

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

[illegible]

مولانا [illegible] احمد [illegible] تھانوی

ناشر

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ دار العلوم الاسلامیہ

کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۸

[illegible]

کہا کرتا ہوں اور اس میں تہجد و استغفار [1] اور فوائد علمیہ و نکات و حقائق کا بیان بھی آجاتا ہے امسال [2] بھی ایسا ہی خیال تھا کہ ابتداء ربیع الاول میں ایسا وعظ ہو جائے لیکن وجہ اتفاق [3] [illegible] بنا ہے خیال یہ ہوا کہ اس مکان میں اس کے افتتاح کے ساتھ یہ وعظ ہوتا کہ اس مکان میں برکت ہو لیکن اس کے افتتاح میں بعض امور [4] کو سکار تھا اتفاق سے وہ جملہ امور دو شنبہ [5] کے روز ختم ہوئے چنانچہ اسی روز ارادہ بیان کا ہوا لیکن بعض احباب کی رائے ہوئی کہ جمعہ کے روز جامع مسجد میں یہ بیان ہو تاکہ اور لوگ بھی منتفع [6] ہوں اس وجہ سے اس بیان میں دیر ہوئی اور عجیب اتفاق ہے کہ آج ۱۲ ربیع الاول ہی ہے اسی تاریخ میں لوگ افراط و تفریط کرتے ہیں اس تاریخ کو بالتخصیص [7] ارادہ نہیں کیا گیا اور نہ نعوذ باللہ اس تاریخ سے ضد ہے بلکہ الحمد للہ کہ ہم اس میں برکت کے قائل ہیں مگر یہ اتفاقی بات ہے کہ اس بیان کا اس تاریخ سے اقتران [8] ہو گیا اور یہ حق تعالیٰ کا فضل ہے کہ [illegible] تو الحمد للہ [illegible] قصد [9] وہ برکات عنایت فرما دیتے ہیں کہ جن کا منبع رسوم و بدعات ارتکاب [10] [illegible] السنت و البدعۃ (سنت اور بدعت کے درمیان) ہو تو اس سنت کو ترک کر دینا [illegible] مزید برکت کا ہے لیکن چونکہ تخصیص نہ کی وہ اس میں ذکر کا التزام [11] کرنا

(۱) اس کے تحت میں آئی ہوئی چیز (۲) اس سال (۳) خیر کی وجہ
(۴) کاموں (۵) پیر (۶) فائدہ اٹھانے والے (۷) اس کے خاص ہونے
(۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) سنت کی پیروی کرنے والا
(۱۰) بھی کر دو گے (۱۱) یہ عقیدہ کرنے کے ساتھ جن کو بدعت کرتے ہیں
(۱۲) اس رات کو [illegible] کی تاریخ میں حضور ﷺ کا ذکر کیا ہوئے

حضور ﷺ کا وجود سب سے بڑی نعمت ہے یومِ ولادت پیر اور تاریخ ولادت بارہ (12) ربیع الاوّل باعث برکت ہیں اس دن و یوم میلاد سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ (ارشاد العباد فی عید میلاد صفحہ 5)

چونکہ بدعت ہے اس لئے اس تاریخ کی تخصیص کو ترک کر دیں گے ہم کو اللہ تعالیٰ نے اس تخصیص کے مفسدہ سے محفوظ رکھا اور اس تاریخ کی برکات سے بھی محروم نہیں رکھا اور عجیب بات ہے کہ اگر دو شنبہ کے روز بیان ہوتا تو ہم کو اس دن بھی یہی برکت حاصل ہوتی اس لئے کہ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ اسی یوم میں ہوئی ہے اور نیز بعض محققین اس طرف گئے ہیں کہ ولادت شریفہ ۸ ربیع الاول کو ہوئی ہے اور دو شنبہ کو آٹھویں ہی تاریخ تھی پس اس قول کے موافق ہم کو یوم البرکت (۱) اور تاریخ البرکت (۲) دونوں سے حصہ مل جاتا اور جمہور کے قول کے موافق ۱۲ ربیع الاول تاریخ ولادت شریفہ ہے اس لئے اب بھی اس تاریخ کی برکت سے محرومی نہ رہی بلکہ اب دو برکتیں حاصل ہو گئیں یوم کی بھی اور تاریخ کی بھی اس لئے کہ دو شنبہ کے روز نیت بیان کی تھی اور مومن کی نیت پر بھی ثواب کا وعدہ ہے یوم کی برکت یوں حاصل ہو گئی اور آج کہ ۱۲ تاریخ ہے اس کا وقوع ہو گیا تاریخ کی برکت اس طرح حاصل ہو گئی یہ برکت ہے اتباع سنت کی اور ہر چند کہ [illegible]

حضور ﷺ کا وجود سب سے بڑی نعمت ہے

اب آیت شریفہ کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ جاننا چاہئے کہ اس میں کسی

(۱) برکت والا دن (۲) برکت والی تاریخ (۳) اصول شرعی حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں

سلسلہ نمبر ۳۹ بار اوّل ۲۰۰۰

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً

(رواہ البخاری)

وعظ

السُّرُورُ بِظُهُورِ النُّورِ

ملقب بہ

اِرْشَادُ الْعِبَادِ فِی عِیْدِ الْمِیْلَادِ

(میلاد النبی پر خوشی منانے کا صحیح طریقہ)

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

مولانا خلیل احمد تھانوی

ناشر

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ دار العلوم الاسلامیہ

کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۸

فون ۵۴۲۳۲۸۷ ، ۵۴۳۲۰۶۰

ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود سب سے بڑی نعمت ہے اور تمام نعمتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ملی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں تمام نعمتوں کی۔ (ارشادُ العِبادِ فی عیدِ المیلاد صفحہ 6،5 حکیم الامت دیوبند تھانوی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود سب سے بڑی نعمت ہے

اب سیرت شریفہ کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ جاننا چاہیے کہ اس میں کسی

[illegible]

مسلمان کو شک و شبہ نہیں ہے کہ حق تعالیٰ کی ہر نعمت قابل شکر ہے خاص کر جو بڑی نعمت ہو پھر خصوصاً دینی نعمت اور دینی نعمتوں میں سے خاص کر جو بڑی نعمت ہو پھر ان میں بھی خصوصیں وہ نعمت جو اصل ہے تمام دینی و دنیوی نعمتوں کی اور وہ نعمت کیا ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دینی نعمتوں کے تو فیوض دنیا میں فائض[1] ہوئے ہی ہیں دنیوی نعمتوں کے سر چشمہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام عالم کے لئے چنانچہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وما ارسلناک الا رحمة للعالمین"[2] یعنی نہیں بھیجا ہم نے آپ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر جہانوں کی رحمت کے واسطے۔ دیکھئے عالمین میں کوئی تخصیص انسان و غیر انسان یا مسلمان و غیر مسلمان کی نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہر شے کے لیے باعث رحمت ہے خواہ وہ جنس بشر[3] سے ہو یا غیر جنس بشر سے اور خواہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانا متاخر ہو

[illegible]

ہونے کے لیے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور وجود سب سے پہلے پیدا فرمایا اور وہ وجود نور

[illegible]

ارواح میں اس نور کی تکمیل و تربیت ہوتی رہی آخر زمانہ میں اس امت کی خوش قسمتی سے اس نور نے جسد عنصری میں جلوہ گر و نمایاں ہو کر تمام عالم کو منور فرمایا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اولاً و آخراً تمام عالم کے لئے باعث رحمت ہیں۔ پس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تمام نعمتوں کی اصل ہونا عقلاً و نقلاً ثابت ہوا تو ایسا

[illegible]

سلسلہ نمبر ۳۹ — بار اوّل ۲۰۰۰

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً

(رواہ البخاری)

وعظ

السُّرُوْر بِظُہُوْرِ النُّوْر

مُلَقَّب بہ

اِرْشَادُ العِبَادِ فِیْ عِیْدِ المِیْلَاد

(میلاد النبی پر خوشی منانے کا صحیح طریقہ)

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

[illegible]

مولانا خلیل احمد تھانوی

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ دار العلوم الاسلامیہ

کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ۱۸

فون ۲۵۳۲۲۸ ... کامران بلاک ۰ ... ۵۴۳۲۸۶

جشن دیوبند ایک ہندو عورت کو بلا کر منانا بغیر دلیل شرعی کے جائز اور یہی لفظ اگر میلاد کے ساتھ لگا کر جشن میلاد کہا جائے تو بدعت بدعت کے فتوے کیوں جناب؟


جنگ کراچی

دیوبند کی صد سالہ تقریبات میں ۲۵ لاکھ افراد نے شرکت کی



حکیم الامت دیوبند جناب تھانوی صاحب فرماتے ہیں: میلاد النبی ﷺ امر مستحب ہے اس میں شامل منکرات کو ترک کرنا چاہیئے نہ کہ منکرات کی وجہ سے مستحب عمل کو ترک کیا جائے۔ (مجالس حکیم الامت صفحہ نمبر 160) یہی ہم اہلسنت بھی کہتے ہیں۔

روپوش رہے اور اسی حال میں ایک روز گنگوہ تشریف لے گئے۔ حضرت گنگوہیؒ جیل میں تھے ان کے گھروالوں کو تسلی دینا مقصود تھا۔ حضرت گنگوہیؒ

دیے۔ انھوں نے یہ روپیہ لے کر حضرت ہی کے قدموں پر رکھ دیے۔

حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ روکی زیادہ ہو گی۔ حضرت گنگوہیؒ

مطابق اس لڑکی کو زاہدہ ہی بنایا ہے۔ اس پر کبھی زکوٰۃ فرض ہونے کی نوبت نہیں آئی کیونکہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے سب غریبوں اور عزیزوں پر خرچ کر ڈالتی ہیں۔

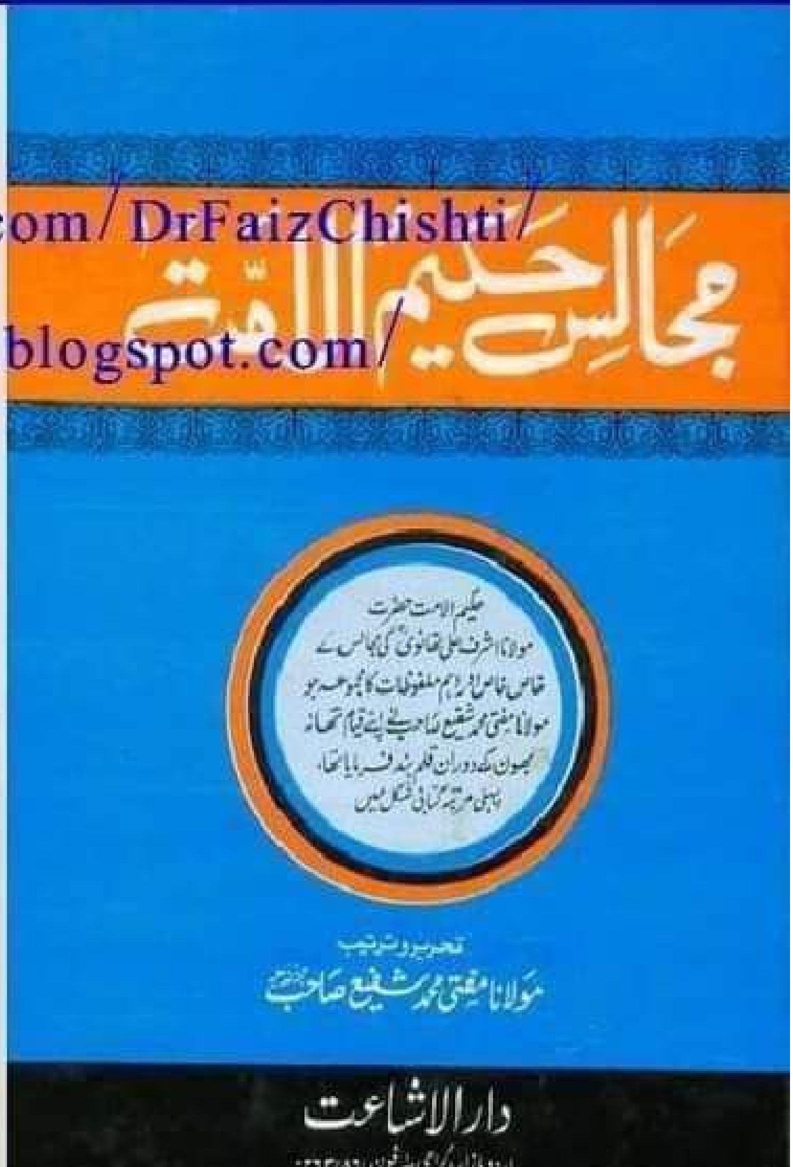
نرمی اور سختی

فرمایا کہ میں نرمی چھوڑنے کو سختی کے ساتھ روکتا ہوں تو یہ سختی ظاہر میں تو سختی ہے مگر درحقیقت نرمی پر مجبور کرنا اور اس کا خوگر بنانا ہے۔

محفلِ میلاد

فرمایا کہ اس کے متعلق پہلے میرا یہ خیال تھا کہ اس محفل کا اصل کام ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو سب کے نزدیک خیر و سعادت اور مستحب ہی ہے۔ البتہ اس میں جو منکرات اور غلط رسمیں شامل کر دی گئی ہیں ان کے ازالہ کی کوشش کرنی چاہیے۔ اصل امر محفل مستحب کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔ اور یہ دراصل ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ قدس سرہ کا مسلک تھا۔ حضرتؒ کی نہایت شفقت و عنایت اور محبت کے سبب میرا بھی ذوق یہی تھا۔ اور یہی عام طور پر صوفیائے کرام کا مسلک ہے۔ حضرت مولانا رومی بھی اسی کے قائل ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہے

بہر کیے تو گھیسے راسوز



حکیم الامت دیوبند جناب اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں: میلاد ہر جگہ تو بدعت ہے مگر کالج میں منانا نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے۔۔۔۔۔۔۔ (ملفوظات حکیم الامت انفاس عیسیٰ جلد نمبر 21 حصہ اوّل صفحہ نمبر 326)

بسلسلہ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد 21

انفاسِ عیسیٰ (حصہ اول)

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کی مجالس اور اسفار، نشست و برخاست میں بیان فرمودۂ انبیاء کرام، اولیاء عظام کے تذکروں، عاشقانِ الٰہی ذوالاحترام کی حکایات و روایات، دین برحق مذہب اسلام کے احکام و مسائل جن کا ہر قطرہ حقائق و معانی کے عطر سے معطر، ہر لفظ صبغۃ اللہ سے رنگا ہوا، ہر کلمہ شراب عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا، ہر جملہ اصلاح نفس و اخلاق، نکات تصوف اور مختلف علمی و عملی، عقلی و نقلی، معلومات و تجربات کے بیش بہا خزائن کا دفینہ ہے اور جن کا مطالعہ آپ کی پُر بہار مجلس کا نقشہ آج بھی پیش کر دیتا ہے۔

جمع و ترتیب حضرت مولانا محمد عیسیٰ الہ آبادی رحمہ اللہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
اشرفیہ منزل۔ نزد گلی آرٹس، چوک فوارہ ملتان۔
بیرون بوہڑ گیٹ، پرانی غلہ منڈی ملتان۔

مستحبات و فضائل میں وہ ایثار کرتے ہیں، چنانچہ اگر کبھی کوئی صوفی صف اول میں کھڑا ہو جاوے اس کے بعد کوئی بزرگ آ جائیں، استاد یا شیخ تو وہ پیچھے ہٹ کر اپنے بزرگ کو صف اول میں جگہ دیدیتے ہیں اس پر فقہاء خشک اعتراض کرتے ہیں کہ تم نے صف اول کے ثواب کو چھوڑ دیا جس میں استغناء عن الثواب ہے صوفی کہتے ہیں کہ ایک ثواب تو صف اول میں کھڑے ہونے کا ہے اور دوسرا ثواب تعظیم اہل اللہ کا ہے [illegible]

[illegible] علاوہ اس کے بقاعدہ الدال علی الخیر کفاعلہ اس کو جو صف اول کی فضیلت ہماری وجہ سے حاصل ہوئی [illegible] کے جامع ہو گئے۔

حقوق غیر کے مقدم ہونے کی شرط

ارشاد: نفس پر حقوق غیر مقدم ہیں بشرطیکہ اپنی ہلاکت اور اپنے اہل بیت کی پریشانی کا اندیشہ نہ ہو۔

حق العبد کے اقسام

ارشاد: الا ان اموالکم ودماءکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شہرکم ھذا فی بلدکم ھذا من یومکم ھذا الی یوم القیامۃ معلوم ہوا کہ حق العبد کے تین قسم ہیں جانی، مالی، آبروی۔

مولود شریف اور جگہ تو بدعت ہے لیکن کالج میں جائز، بلکہ حفاظت دین کا ذریعہ

ارشاد: اگر کسی جگہ بدعت ہی لوگوں کے دین کی حفاظت کا ذریعہ ہو جاوے تو وہاں اس بدعت کو غنیمت سمجھنا چاہئے، جب تک کہ ان کی پوری اصلاح نہ ہو جاوے جیسے مولود شریف اور جگہ تو بدعت ہے مگر کالج میں جائز بلکہ واجب ہے کیونکہ اس بہانہ سے وہ کبھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر شریف اور آپ کے فضائل و معجزات تو سن لیتے ہیں تو اچھا ہے اسی طرح حضور ﷺ کی عظمت و محبت ان کے دلوں میں قائم رہے۔

بانی دیوبند سے سوال کیا گیا مولانا عبدالسمیع رامپوری میلاد مناتے ہیں آپ کیوں نہیں مناتے کہا انہیں حب رسول کا بڑا درجہ حاصل ہے دعا کرو مجھے بھی حاصل ہو جائے۔ (مجالس حکیم الامت صفحہ 124) معلوم ہوا میلاد محبت رسول ﷺ والے ہی مناتے ہیں

میں اس سلسلے کا ایک واقعہ ہے کہ

حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ سے کسی نے کہا کہ میرٹھ کے مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل کی بکثرت میلاد پڑھتے اور پڑھواتے ہیں آپ کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا کہ بھائی ان کو حب رسول کا بڑا درجہ حاصل ہے دُعا کرو مجھے بھی وہ حاصل ہو جائے

(ملفوظ حکیم الامت ۱۲ رمضان ۱۳۶۵ھ)

یہ سوال چونکہ دوسرے ایک عالم کی شخصیت اور اپنی ذات کے تقابل کا تھا اس لئے اس وقت کسی مسئلہ کی تحقیق کی جاتی تو وہ اپنے نفس کی طرف سے مدافعت اور دوسرے عالم کی شخصیت پر جرح ہوتی اس سے اجتناب فرمایا اور تواضع کا پہلو اختیار کیا۔

اگر صرف مسئلہ پوچھا جاتا کہ مروجہ مجلس میلاد کا کیا حکم ہے تو وہی فرماتے جو ان کی تحریرات اور فتاویٰ میں مذکور ہیں۔

[illegible] حضرت

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ کی مجلس میں کچھ لوگ ان کو برا کہنے لگے تو حضرت رحمہ نے بہت خفا ہو کر فرمایا کہ تم نے ان کا عیب تو دیکھ لیا یہ نہیں دیکھا کہ وہ راتوں کو اللہ کے سامنے عبادت گذاری اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ لوگوں کو خاموش کر دیا اور اشارہ اس بات کی طرف کیا کہ کسی شخص کے اچھے عمل کو اچھا اور برے کو برا کہہ دینا تو دینی حق ہے لیکن کسی شخص کو برا یا بھلا اس کے مجموعہ اعمال کی بناء پر کہا جا سکتا ہے جس کا عموماً لوگوں کو علم نہیں ہوتا اس لئے کسی شخص کی ذات کو برا کہنے میں بہت احتیاط چاہیے۔

حضرت مولانا نانوتوی رحمہ کے خاص بے تکلف مرید امیر شاہ خان نے ایک مرتبہ فضل رسول صاحب جو اس زمانے کے اہل بدعت میں سے تھے،

مجالس حکیم الامت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو حق تعالیٰ نے مسلمانوں کی دینی تربیت و اصلاح اخلاق کیلئے چن لیا تھا۔ آپ کی مجالس علم و معرفت کیساتھ اصلاح ظاہر و باطن میں نسخہ اکسیر کا حکم رکھتی تھیں۔ یہ حضرت کی مجالس کے خاص اور اہم ملفوظات ہیں جن کو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنے زمانہ حضوری میں قلم بند فرمالیا تھا اور اب پہلی بار کتابی صورت میں ہدیہ ناظرین ہے

تحریر و ترتیب

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مد ظلہ صدر دارالعلوم کراچی

ناشر

دارالاشاعت

مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی

حکیم الامت مکتبہ فکر دیوبند جناب اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں: نبی ﷺ کا ذکر پاک طاعون سے چھٹکارے کا سبب ہے محفل میلاد ہر روز مناؤ سرکار ﷺ کا ذکر پاک کرو آپ ﷺ کے ذکر کی کتاب پڑھنے سے مصائب دور ہوتے ہیں۔ (خطبات میلاد رسالہ النور صفحہ نمبر 113، 112،) یہی ہم کہتے ہیں۔

نوٹ: مٹھائی یا شیرینی یا لنگر کا اہتمام شرط میلاد نہیں ہے اور نہ اہلسنت یہ کہتے ہیں ہاں اگر کوئی اہتمام کرے تو ناجائز بھی نہیں ہے علماء دیوبند و اہلسنت دونوں سے ایصال ثواب ثابت ہے۔

طاعون کا روحانی علاج

غرض اس وقت ذکر کی یہ وجہ نہیں ہے کہ تخصیص زمانہ کی مقصود ہے بلکہ دو وجہ ہیں۔ ایک(۱) یہ کہ اس وقت مختلف اطراف سے طاعون کی خبریں آ رہی ہیں۔ طاعون کا ایک مجرب علاج منجملہ اور علاجوں کے ذکر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی ہے اور یہ علاج تجربہ میں آیا ہے۔ یعنی میں نے ایک کتاب "نشر الطیب" لکھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں۔ اس کے لکھنے کے زمانہ میں خود اس

(۱) ایک دوسری وجہ وعظ میں بیان کی ... اس عنوان سے سنا یا تھا کہ دوسری وجہ یہ ہے مگر بعد وعظ کے اثنائے مضمون میں ... اس کا اضافہ جامع سے کرا دیا گیا۔ چنانچہ عنقریب وہ مقام ملے گا۔

خطبات (میلاد النبی) - ک ۸

قصبہ میں طاعون تھا۔ تو میں نے یہ تجربہ کیا کہ جس روز اس کا کچھ حصہ لکھا جاتا تھا اس روز کوئی حادثہ نہیں سنا جاتا تھا اور جس روز ناغہ ہو جاتا تھا۔ اس روز دو چار اموات سننے میں آتی تھیں۔ ابتداء میں تو میں نے اس کو اتفاق پر محمول کیا۔ لیکن جب کئی مرتبہ ایسا ہوا تو مجھے خیال ہوا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کی برکت ہے آخر میں نے یہ التزام کیا کہ روزانہ کچھ حصہ اس کا ضرور لکھ لیتا تھا۔

آج کل بھی لوگوں نے مجھے طاعون ہونے کے متعلق اطراف و جوانب سے لکھا ہے تو میں نے ان کو بھی جواب میں یہی لکھا ہے کہ "نشر الطیب" پڑھا کرو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجلس منعقد کی جائے اور اس میں مٹھائی منگوائی جاوے۔ اور ایک شخص بیٹھ کر پڑھے اور سب سنیں۔ کیونکہ ان التزامات میں تو علاوہ اور مذکورہ خرابیوں کے ایک یہ بھی ہوگی کہ کبھی ہوگا کبھی نہ ہوگا کیونکہ اس قدر التزامات کے ساتھ دوام مشکل ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوسرے وظائف کی طرح سے روزمرہ اس کا بھی وظیفہ مقرر کر لیا جاوے۔ یہ نہیں کہ سال بھر میں ایک دو دفعہ مقرر تاریخوں پر کر لیا اہل محرم کی طرح اور پھر سال بھر کروٹ بھی نہ لی۔

مجھے ایک حکایت یاد آئی کہ ایک شاعر حلب میں پہنچا۔ وہاں شہر کے شیعہ ماتم کر رہے تھے اس نے پوچھا کہ آج کوئی مر گیا ہے۔ لوگوں نے کہا تو دیوانہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے تو شیعی نہیں۔ ارے یہ دن شہادت امام کا ہے۔ کہنے لگا اللہ اکبر یہاں آج اتنے دنوں کے بعد خبر پہنچی ہے یا تم لوگ سوتے تھے اسی طرح ہمارے ان مدعیان محبت رسول کی بھی یہی حالت ہے کہ سال بھر تک غافل رہتے ہیں پھر چونک گئے ہیں۔

النور

آداب ذکر النبی کے متعلق یہ وعظ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو جامع مسجد تھانہ بھون میں بیٹھ کر ارشاد فرمایا۔ حاضری تقریباً ۱۵۰ تھی وعظ ۲ گھنٹہ ۳۳ منٹ میں ختم ہوا۔ مولوی سعید احمد صاحب تھانوی نے قلمبند کیا۔

بسلسلہ خطباتِ حکیم الاُمّتؒ جلد ۵

خطبات میلاد النبی ﷺ

(جدید ایڈیشن)

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

عنوانات و ترتیب
منشی عبد الرحمٰن خان رحمہ اللہ

تصحیح و تزئین
صوفی محمد اقبال قریشی مدظلہ

تخریج احادیث
مولانا ناز اہد محمود قاسمی

اِدارہ تالیفاتِ اَشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

حکیم الامت دیوبند لکھتے ہیں: ذکر ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم دیگر اذکار خیر کی طرح ثواب اور افضل ہے۔ (امداد الفتاویٰ جلد 11 صفحہ 351 مطبوعہ انڈیا)

امداد الفتاویٰ جدید

فتاویٰ

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان
خلیفہ اجل حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

جدید مطول حاشیہ: — مفتی شبیر احمد قاسمی

محشی: — شبیر احمد القاسمی 9412552294
مالک: — مکتبہ زکریا — 01336-223223
ZAKARIA BOOK DEPOT DEOBAND

مکتبہ زکریا بکڈپو دیوبند سہارنپور یوپی
ZAKARIA BOOK DEPOT
DEOBAND SAHARANPUR (U.P)
Ph: (01336) 223223(O) 225223 (R)
Fax: (01336) 225223
Mob: 09897352223, 0931066''23

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۳/ کتاب البدعات

محفل مولود شریف

سوال (۳۲۱۰): قدیم ۵/ ۳۴۹- مولود شریف ایک محفل آراستہ میں پڑھنا اور کھڑا ہونا درست ہے یا نہیں۔ اور اس طرح پڑھا جاوے کہ کبھی کچھ بیان بعبارت نثر اور کبھی چند اشعار نعت بعبارت نظم پڑھی جاویں یہ بھی جائز ہے یا نہیں۔ اور ثواب ہے یا بدعت۔ مفصل تحریر فرماویں؟

الجواب: ذکر ولادت شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مثل دیگر اذکار خیر کے ثواب اور افضل ہے اگر بدعات اور قبائح سے خالی ہو۔ اس سے بہتر کیا ہے۔ قال الشاعر

وذکرک للمشتاق خیر شراب و کل شراب دونہ کسراب

البتہ جیسا ہمارے زمانہ میں قیودات شنائع کے ساتھ مروج ہے اس طرح بے شک بدعت ہے۔ اور

قاری وسامعین تحت وعید من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار الحدیث (۱) داخل ہوتے ہیں۔

ثانیاً: یک اہتمام اس کا مثل اہتمام ضروریات دین کے بلکہ زیادہ کرتے ہیں۔ کہیں تعلیم وفرش کہیں

اور بہت سے امور غیر ضروریہ کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور بغیر ان سامانوں کے مولود کرنے کو خالی پھیکا سمجھتے ہیں۔

(۱) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: تسموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی ومن رآنی فی المنام فقد رآنی، فان الشیطان لایتمثل فی صورتی ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ (بخاری شریف، کتاب العلم، باب إثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم النسخۃ الہندیۃ ۱/ ۲۱، رقم: ۱۱۰، مسلم شریف، المقدمۃ، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، النسخۃ الہندیۃ ۱/ ۷)

حکیم الامت دیوبند جناب اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں: میلاد ہر جگہ تو بدعت ہے مگر کالج میں منانا نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے۔۔۔۔۔۔(ملفوظات حکیم الامت انفاس عیسیٰ جلد نمبر 21 حصہ اوّل صفحہ نمبر 326)

بسلسلہ

ملفوظاتِ حکیم الامت

جلد 21

انفاسِ عیسیٰ (حصہ اول)

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

کی مجالس اور اسفار، نشست و برخاست میں بیان فرمودہ انبیاء کرام، اولیاء عظام کے تذکروں، عاشقانِ الٰہی ذوالاحترام کی حکایات و روایات، دین برحق مذہب اسلام کے احکام و مسائل جن کا ہر فقرہ حقائق و معانی کے عطر سے معطر، ہر لفظ صبغۃ اللہ سے رنگا ہوا، ہر کلمہ شراب عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا، ہر جملہ اصلاح نفس و اخلاق، نکات تصوف اور مختلف علمی و عملی، عقلی و نقلی، معلومات و تجربات کے بیش بہا خزائن کا دفینہ ہے اور جن کا مطالعہ آپ کی پُر بہار مجلس کا نقشہ آج بھی پیش کر دیتا ہے۔

جمع و ترتیب: حضرت مولانا محمد عیسیٰ الہ آبادی رحمہ اللہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
اشرفیہ منزل، نزد گل آرٹس، چوک فوارہ ملتان۔
بیرون بوہڑ گیٹ، پرانی غلہ منڈی ملتان۔

مستحبات و فضائل میں وہ ایثار کرتے ہیں، چنانچہ اگر کبھی کوئی صوفی صف اول میں کھڑا ہو جاوے اس کے بعد کوئی بزرگ آ جائیں، استاد یا شیخ تو وہ پیچھے ہٹ کر اپنے بزرگ کو صف اول میں جگہ دیدیتے ہیں اس پر فقہاء خشک اعتراض کرتے ہیں کہ تم نے صف اول کے ثواب کو چھوڑ دیا جس میں استغناء عن الثواب ہے صوفی کہتے ہیں کہ ایک ثواب تو صف اول میں کھڑے ہونے کا ہے اور دوسرا ثواب تعظیم اہل اللہ کا ہے [illegible]

[illegible] علاوہ اس کے بقاعدہ الدال علی الخیر کفاعلہ اس کو جو صف اول کی فضیلت ہماری وجہ سے حاصل ہوئی [illegible]

کے جامع ہو گئے۔

حقوق غیر کے مقدم ہونے کی شرط

ارشاد: نفس پر حقوق غیر مقدم ہیں بشرطیکہ اپنی ہلاکت اور اپنے اہل بیت کی پریشانی کا اندیشہ نہ ہو۔

حق العبد کے اقسام

ارشاد: الا ان اموالکم ودماء کم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا من یومکم ھذا الی یوم القیامۃ معلوم ہوا کہ حق العبد کے تین قسم ہیں جانی، مالی، آبرو۔

مولود شریف اور جگہ تو بدعت ہے لیکن کالج میں جائز، بلکہ حفاظت دین کا ذریعہ

ارشاد: اگر کسی جگہ بدعت ہی لوگوں کے دین کی حفاظت کا ذریعہ ہو جاوے تو وہاں اس بدعت کو غنیمت سمجھنا چاہئے، جب تک کہ ان کی پوری اصلاح نہ ہو جاوے جیسے مولود شریف اور جگہ تو بدعت ہے مگر کالج میں جائز بلکہ واجب ہے کیونکہ اس بہانہ سے وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف اور آپ کے فضائل و معجزات تو سن لیتے ہیں تو اچھا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت ان کے دلوں میں قائم رہے۔

بانی دیوبند سے سوال کیا گیا مولانا عبدالسمیع رامپوری میلاد مناتے ہیں آپ کیوں نہیں مناتے کہا انہیں حب رسول کا بڑا درجہ حاصل ہے دعا کرو مجھے بھی حاصل ہو جائے۔ (مجالس حکیم الامت صفحہ 124) معلوم ہوا میلاد محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم والے ہی مناتے ہیں

۱۲۴

میں اس سلسلے کا ایک واقعہ ہے کہ

حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ سے کسی نے کہا کہ میرٹھ کے مولانا عبدالسمیع صاحب بیدل بکثرت میلاد پڑھتے اور پڑھواتے ہیں آپ کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا کہ بھائی ان کو حب رسول کا بڑا درجہ حاصل ہے دُعا کرو مجھے بھی وہ حاصل ہو جائے

(ملفوظ حکیم الامت ۱۲ رمضان ۱۳۹۵ھ)

یہ سوال چونکہ دوسرے ایک عالم کی شخصیت اور اپنی ذات کے تقابل کا تھا اس لئے اس وقت کسی مسئلہ کی تحقیق کی جاتی تو وہ اپنے نفس کی طرف سے مدافعت اور دوسرے عالم کی شخصیت پر جرح ہوتی اس سے اجتناب فرمایا اور تواضع کا پہلو اختیار کیا۔

اگر صرف مسئلہ پوچھا جاتا کہ مروجہ قسم کی محفل میلاد کیا ہے تو جو بھی فرماتے جو ان کی تحریرات اور فتاویٰ میں مذکور ہیں۔

ایک شخص ... حضرت

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ کی مجلس میں کچھ لوگ ان کو بُرا کہنے لگے تو حضرت رحمہ نے بہت خفا ہو کر فرمایا کہ تم نے ان کا عیب تو دیکھ لیا یہ نہیں دیکھا کہ وہ راتوں کو اللہ کے سامنے عبادت گذاری اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ لوگوں کو خاموش کر دیا اور اشارہ اس بات کی طرف کیا کہ کسی شخص کے اچھے عمل کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہہ دینا تو دینی حق ہے لیکن کسی شخص کو بُرا یا بھلا اس کے مجموعہ اعمال کی بناء پر کہا جا سکتا ہے جس کا عموماً لوگوں کو علم نہیں ہوتا اس لئے کسی شخص کی ذات کو بُرا کہنے میں بہت احتیاط چاہیے۔

حضرت مولانا نانوتوی رحمہ کے خاص بے تکلف مرید امیر شاہ خان نے ایک مرتبہ فضل رسول صاحب جو اس زمانے کے اہل بدعت میں سے تھے

مجالسِ حکیم الامّت

حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی تھانوی کو حق تعالیٰ نے مسلمانوں کی دینی تربیت و اصلاح اخلاق کیلئے چن لیا تھا۔ آپ کی مجالس علم و معرفت کیساتھ اصلاح ظاہر و باطن میں نسخۂ اکسیر کا حکم رکھتی تھیں، یہ حضرت کی مجالس کے خاص اور اہم ملفوظات ہیں جن کو حضرت مولینا مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنے قیام تھانہ بھون میں قلم بند فرمایا تھا اور اب پہلی بار کتابی صورت میں ہدیۂ ناظرین ہے

تحریر و ترتیب

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مد ظلہ صدر دار العلوم کراچی

ناشر

دارُالاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

حکیم الامت مکتبہ فکر دیوبند جناب اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں: نبی ﷺ کا ذکر پاک طاعون سے چھٹکارے کا سبب ہے محفل میلاد ہر روز مناؤ سرکار ﷺ کا ذکر پاک کرو آپ ﷺ کے ذکر کی کتاب پڑھنے سے مصائب دور ہوتے ہیں۔ (خطبات میلاد رسالہ النور صفحہ نمبر 113، 112،) یہی ہم کہتے ہیں۔

نوٹ: مٹھائی بانٹنا یا لنگر کا اہتمام شرط میلاد نہیں ہے اور نہ اہلسنت یہ کہتے ہیں ہاں اگر کوئی اہتمام کرے تو ناجائز بھی نہیں ہے علماء دیوبند و اہلسنت دونوں سے ایصال ثواب ثابت ہے۔

طاعون کا روحانی علاج

غرض اس وقت ذکر کی یہ وجہ نہیں ہے کہ تخصیص زمانہ کی مقصود ہے بلکہ دو وجہ ہیں۔ ایک[1] یہ کہ اس وقت مختلف اطراف سے طاعون کی خبریں آ رہی ہیں۔ طاعون کا ایک متبرک علاج منجملہ اور علاجوں کے ذکر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی ہے اور یہ علاج تجربہ میں آیا ہے۔ یعنی میں نے ایک کتاب "نشر الطیب" لکھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں۔ اس کے لکھنے کے زمانہ میں خود اس

[1] ایک دوسری وجہ وعظ میں یاد نہ رہی تھی وہ وعظ میں اس [illegible] آیا تھا مگر اس عنوان سے سنا یا تھا کہ دوسری وجہ یہ ہے مگر بعد وعظ کے ثنائے مضمون میں خطوط وحواشی میں اس کا اضافہ جامع سے کرا دیا گیا۔ چنانچہ عنقریب وہ مقام ملے گا۔

قصبہ میں طاعون تھا۔ تو میں نے یہ تجربہ کیا کہ جس روز اس کا کچھ حصہ لکھا جاتا تھا اس روز کوئی حادثہ نہیں سنا جاتا تھا اور جس روز ناغہ ہو جاتا تھا۔ اس روز دو چار اموات سننے میں آتی تھیں۔ ابتداء میں تو میں نے اس کو اتفاق پر محمول کیا۔ لیکن جب کئی مرتبہ ایسا ہوا تو مجھے خیال ہوا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کی برکت ہے آخر میں نے یہ التزام کیا کہ روزانہ کچھ حصہ اس کا ضرور لکھ لیتا تھا۔

آج کل بھی لوگوں نے مجھے طاعون ہونے کے متعلق اطراف و جوانب سے لکھا ہے تو میں نے ان کو بھی جواب میں یہی لکھا ہے کہ "نشر الطیب" پڑھا کرو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجلس منعقد کی جائے اور اس میں مٹھائی منگوائی جاوے۔ اور ایک شخص بیٹھ کر پڑھے اور سب سنیں۔ کیونکہ ان التزامات میں تو علاوہ اور مذکورہ خرابیوں کے ایک یہ بھی ہوگی کہ کبھی ہوگا کبھی نہ ہوگا کیونکہ اس قدر التزامات کے ساتھ دوام مشکل ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوسرے وظائف کی طرح سے روزمرہ اس کا بھی وظیفہ مقرر کر لیا جاوے۔ یہ نہیں کہ سال بھر میں ایک دو دفعہ مقرر تاریخوں پر کر لیا اہل محرم کی طرح اور پھر سال بھر کروٹ بھی نہ لی۔

مجھے ایک حکایت یاد آئی کہ ایک شاعر حلب میں پہنچا۔ وہاں شہر کے شیعہ ماتم کر رہے تھے اس نے پوچھا کہ آج کوئی مر گیا ہے۔ لوگوں نے کہا تو دیوانہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے تو شیعی نہیں۔ ارے یہ دن شہادت امام کا ہے۔ کہنے لگا "اللہ اکبر" یہاں آج اتنے دنوں کے بعد خبر پہنچی ہے یا تم لوگ سوتے تھے اسی طرح ہمارے ان مدعیان محبت رسول کی بھی یہی حالت ہے کہ سال بھر تک غافل رہتے ہیں پھر چونکتے ہیں۔

آداب ذکر النبی کے متعلق یہ وعظ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کو جامع مسجد تھانہ بھون میں بیٹھ کر ارشاد فرمایا۔ حاضری تقریباً ۱۵۰ تھی۔ ۲ گھنٹہ ۴۳ منٹ میں ختم ہوا۔ مولوی سعید احمد صاحب تھانوی نے قلمبند کیا۔

بسلسلہ خطباتِ حکیم الامت جلد ۔ ۵

خطبات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(جدید ایڈیشن)

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

عنوانات و ترتیب
منشی عبدالرحمٰن خان رحمہ اللہ

تصحیح و تزئین
صوفی محمد اقبال قریشی مدظلہ

تخریج احادیث
مولانا زاہد محمود قاسمی

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

میلاد منانا جائز ہے ہمارے لیئے اتباع حرمین کافی ہے اور اگر نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا احتمال کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ تشریف لانا چاہیں تو لا سکتے ہیں۔ (شمائم امدادیہ صفحہ 93 قدیم)

جو کچھ قلم میں آتا ہے بے محابا فتویٰ دیتے ہیں علماء ظاہر
کے لیے علم باطن بہت ضرور ہے بدون اسکے کچھ کام درست
نہیں ہوتا۔ فرمایا ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے
ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز
کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے
اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا
نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ
نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر
دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا
بعید نہیں۔ فرمایا واسطے تقویت حافظے کے یا علیم علمنی ما لم
اکن اعلم یا علیم اکتالیس بار بعد نماز عصر پڑھنا چاہیے۔ اور
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں زمان عام نہیں ہے بلکہ مخصوص ہے جب [illegible]
لی مع اللہ وقت میسر ہو وہ وقت مراد ہے اور فرمایا کہ ایک دم
میں ولایت حاصل کرنے کے لیے خدمت کرنا چاہیے جیسے کہ
حضرت شاہ بھیک رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شاہ ابو المعالی

قال اللہ تعالیٰ

ان اولیاؤہ الا المتقون

بعون عنایت حضرت رب العزت مجموعہ ملفوظات عارف معارف حقیقت
سالک مسالک شریعت و طریقت مولانا الحاج الحافظ شاہ محمد امداد اللہ صاحب

[illegible] عم فیضہ علی البریۃ آمین

شمائم امدادیہ

نفحات مکیہ

من [illegible] امدادیہ [illegible]

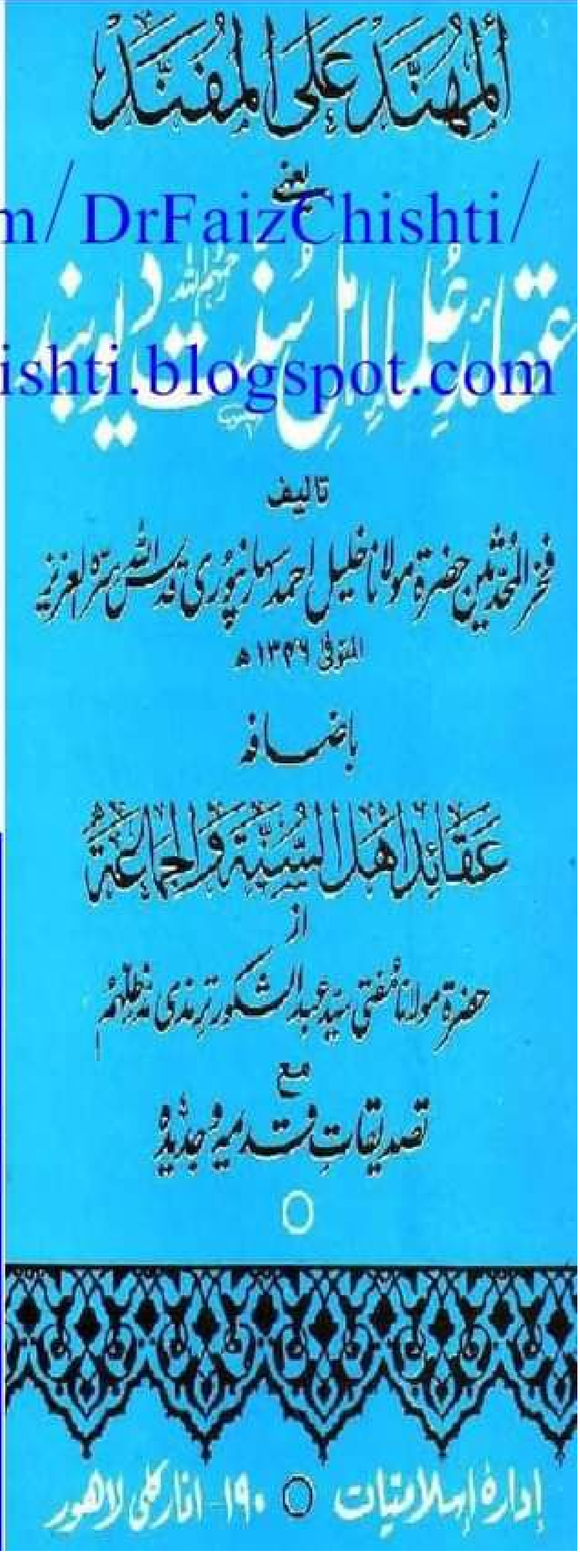
صاحب المجالس [illegible]

باہتمام محمد نثار حسین [illegible] مالک [illegible] پریس [illegible] ذیقعدہ ۱۳۱۴

در قومی پریس لکھنؤ مطبوع شد

۱۳۱۴ ہجری

علمائے دیوبند کا متفقہ فتویٰ: میلاد پاک اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و براز کا ذکر ہو یا سواری کا۔ (المہند صفحہ 64)۔۔(یاد رہے مستحب عمل پر ثواب ملتا ہے)



السؤال الواحد والعشرون

اتقولون ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم مستقبح شرعا من البدعات السيئة المحرمة ام غير ذلك

اکیسواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ؟

الجواب

حاشا ان يقول احد من المسلمين فضلا ان نقول نحن ان ذكر ولادته الشريفة عليه الصلوة والسلام بل و ذكر غبار نعاله وبول حماره صلى الله

جواب

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام

عليه وسلم مستقبح من البدعات السيئة المحرمة فالاحوال التي لها ادنى تعلق برسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرها من احب المندوبات واعلى المستحبات عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة او ذكر بوله وبرازه وقيامه وقعوده ونومه ونبهته كما هو مصرح في رسالتنا المسماة بالبراهين القاطعة في مواضع شتى منها وفي فتاوى مشائخنا رحمهم الله تعالى كما في فتوى مولانا احمد على المحدث السهارنفوري تلميذ الشاه محمد اسحق

کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کرکے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ

علمائے دیوبند کا متفقہ فتویٰ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا میلاد پاک اعلیٰ درجہ کا مستحب عمل ہے۔ (عقائد علمائے دیوبند صفحہ 246، 247)، (مستحب پر ثواب ملتا ہے جناب)

یفترونہا علیہ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ونتیقن بان نعتقد مساوات ... کافر قطعا
وحاشا الشیخ دام مجدہ ان یتفوہ بہذا وانہ لمن عجیب العجائب۔
السوال الواحد والعشرون اتقولون ان ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبح شرعا من البدعات السیئۃ المحرمۃ ام غیر ذلک۔
... نقول نحن ان ذکر ولادتہ الشریفۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام بل وذکر غبار نعالہ وبول حمارہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبح من البدعات السیئۃ المحرمۃ فالاحوال التی لہا ادنی تعلق برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرہا من احب المندوبات واعلی المستحبات عندنا سواء کان ذکر ولادتہ الشریفۃ او ذکر بولہ

بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا مبتدعین نے مولانا پر افترا باندھا جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار، ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید وبکر وبہائم ومجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

اکیسواں سوال

ذکر ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرعاً حرام ہے؟

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ؟

جواب

ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرتؐ کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح وبدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے انکا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت



علمائے دیوبند کا متفقہ فتویٰ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا میلاد پاک اعلیٰ درجہ کا مستحب عمل ہے۔(عقائد علمائے دیوبند صفحہ 246، 247)،(مستحب پر ثواب ملتا ہے جناب)

وبرازہ وقیامہ وقعودہ ونومہ ونبھتہ کما ھو مصرح فی رسالتنا المسماۃ بالبراھین القاطعۃ فی مواضع شتی منھا فی فتاوی مشائخنا رحمھم اللہ تعالیٰ کما فی فتوی مولانا احمد علی المحدث ... المہاجر المکی بنقلہ مترجما لتکون نمونۃ عن الجمیع

سئل ھو رحمہ اللہ تعالیٰ عن مجلس المیلاد بای طریق یجوز وبای طریق لا یجوز فاجاب بان ذکر الولادۃ ... صحیحۃ فی اوقات خالیۃ عن وظائف العبادات الواجبات وبکیفیات لم تکن مخالفۃ عن طریقۃ الصحابۃ واھل القرون الثلاثۃ المشھود لھا بالخیر وبالاعتقادات التی موھمۃ بالشرک والبدعۃ وبالآداب التی ھی مصداق قولہ علیہ السلام ما انا علیہ واصحابی

شریف ہو یا آپ کے بول وبراز نشست برخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتووں میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کرکے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے۔ **استفتاء**:۔ مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طرح سے جائز ہے اور کس طریقے سے ناجائز۔

ذکر ولادت کی فضیلت میں مولانا احمد علی سہارنپوری کا فتویٰ

فتویٰ:۔ تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلٰثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں سے جو



عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت: معروف دیوبندی عالم روح اللہ نقشبندی لکھتے ہیں: عید بمعنیٰ خوشی ہے اور ولادت مصطفیٰ ﷺ پر خوش ہونا آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے (اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام صفحہ 113)

عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی اجتماعی طور پر منانا عید میلاد النبی کہلاتا ہے عید یہاں خوشی کے معنی میں ہے جیسے کوئی دوست دیر سے ملے تو مبالغۃً کہتے ہیں کہ لو آج عید ہوگئی۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی عید اسی معنی میں ہے عید کی حقیقت شرعی اس میں مراد نہیں ہوتی۔ جس طرح عیدین کے دن اجتماعی خوشی ہوتی ہے کسی خوشی کو عید بنانا اسے اجتماعی شکل میں منانا ہے۔ ولادت النبی کی اجتماعی خوشی کرنے کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی کو اجتماعی طور پر منانا ایک ایسا عمل ہے جس کا سبب باعث اور محرکات سب عہد صحابہ میں بھی موجود تھے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو آج سامنے آیا ہو۔ وہ تمام محرکات ودواعی جن پر آج عمل کی بنا رکھی جاتی ہے۔ لیکن [illegible]

اور نہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت امامہ رضی اللہ عنہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین [illegible]

ملے گا آخر اس کی وجہ کیا ہوسکتی ہے۔ کیا آپ نے اس پر کبھی غور کیا۔

ولادت اور وفات کا تعلق ذاتیات سے ہے۔ نکاح اور اولاد کا موضوع بھی انسان کی ذات ہوتی ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آئینہ ذات میں نہیں آئینہ رسالت میں دیکھتے تھے۔ آپ کی ولادت کی خوشی بھی اسی لیے ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ورنہ محض ولادت کی خوشی تو ابولہب کو بھی تھی جس نے آپ کی ولادت کی خبر سنتے ہی خبر دینے والی باندی آزاد کردی تھی۔

ولادت کو ذات کے اعتبار سے دیکھیں تو خوشی کا انداز جذباتی ہوگا۔ رسالت کے اعتبار سے دیکھیں تو ہمہ تن اطاعت غالب ہوگی۔ مجال ہے اس کی خوشی کسی ایسے طور پر ہو جس کی تعلیم اللہ رب العزت اور اس کے رسول برحق نے خود نہ دی ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم



جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلّم جائز ہے جبکہ منکرات سے خالی ہو۔(فتاویٰ دیوبند پاکستان المعروف فتاویٰ فریدیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 315)

فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ دیوبند پاکستان

المعروف بہ

فتاویٰ فریدیہ

جلد اول

افادات

محدث کبیر فقیہ العصر مفتی اعظم عارف باللہ مولانا مفتی محمد فرید، دامت برکاتہم
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تخریج وترتیب

مفتی محمد وہاب منگلوری مدرس دارالعلوم صدیقیہ زروبی

اہتمام واشاعت

مولانا حافظ حسین احمد صدیقی نقشبندی مہتمم دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی

جوازکی روایت کو ...

ہفتہ کے کسی دن کپڑے د...

سوال ...

جمعرات، جمعہ کے کسی دن میں کپڑ...

الجواب: ان ایا... ت جاہلانہ

رسم ہے۔ فقط وھو الموفق

جلسہ عید میلاد النبی اور اولیاء کے مزارات پر چراغ جلانا اور جھنڈے لگانا

سوال: (۱) جلوس عید میلاد النبی کا کیا حکم ہے؟ (۲) اولیاء اللہ کے مزارات پر چراغ جلانا اور جھنڈے لگانا کیسا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

المستفتی: حاجی سراج الدین ہری پور.....۲۱/جولائی ۱۹۷۹ء

الجواب: (۱) جائز ہے۔ جبکہ منکرات سے خالی ہو۔ (۱) (۲) یہ تمام کے تمام بدعات ہیں۔ (۲)

سیّدان اور میاں گاں کو شکرانہ دینا

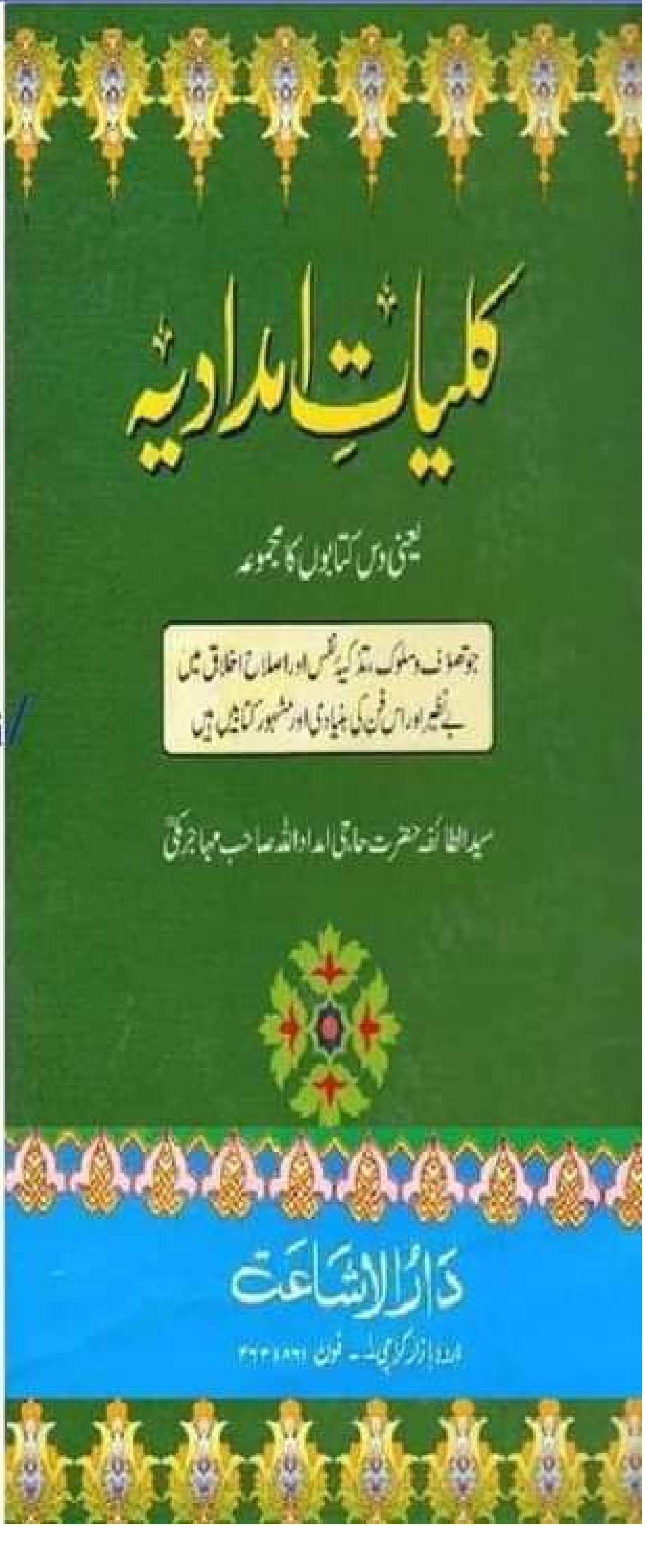
مشرب فقیر کا یہ ہے محفل میلاد میں شریک ہوں، بلکہ ذریعہ برکات سمجھتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (کلیات امدادیہ صفحہ نمبر 80) (کیا فرماتے ہیں میلاد کے خلاف زہر اگلنے والے دیوبندی مرشد دیوبند بدعتی ہوئے؟)

اعتقاد علم غیب لازم نہیں آتا جو کہ خصائص ذات حق سے ہے کیونکہ علم غیب وہ ہے جو مقتضا ذات کا ہے اور جو باعلام خداوندی ہے وہ ذاتی نہیں بالسبب ہے وہ مخلوق کے حق میں ہے ممکن بلکہ واقع ہے اور امر ممکن کا اعتقاد شرک و کفر کیونکر ہو سکتا ہے البتہ ہر ممکن کے لیے وقوع ضروری نہیں ایسا اعتقاد کرنا محتاج دلیل ہے اگر کسی کو دلیل ملجاوے مثلاً خود کشف ہو جاوے یا کوئی صاحب کشف خبر کر دے تو اعتقاد جائز ہے ورنہ بے دلیل ایک غلط خیال ہے غلطی سے رجوع کرنا اس کو ضرور ہے مگر شرک و کفر کسی طرح نہیں ہو سکتا پس تحقیق مختصر اس مسئلہ میں یہ ہے جو مذکور ہوئی اور

مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں رہا عملدرآمد جو اس مسئلے میں رکھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہر گاہ یہ مسئلہ اختلافی اور ہر فریق کے پاس دلائل شرعی بھی ہیں گو قوت و ضعف کا فرق ہو جیسا کہ اکثر مسائل اختلافیہ فرعیہ میں ہوا کرتا ہے پس خاص کو تو یہ چاہیے کہ جو ان کو تحقیق ہوا ہو اس پر عمل رکھیں اور دوسرے فریق کے ساتھ بغض و کینہ نہ رکھیں نہ نفرت و تحقیر کی نگاہ سے اس کو دیکھیں نہ تفسیق و تضلیل کریں بلکہ اس اختلاف کو مثل اختلاف حنفی و شافعی کے سمجھیں اور باہم ملاقات و مکاتبت و سلام و موافقت و محبت کی رسوم جاری رکھیں اور تردید و مباحثہ سے خصوصاً بازاریوں کے

بر یا عنات سے کہ منصب اہل علم کے خلاف ہے پرہیز رکھیں بلکہ ایسے مسائل میں فتویٰ بھی نہ لکھیں نہ مہر و دستخط کریں کہ فضول ہے اور ایک دوسرے کی رعایت رکھیں مثلاً اگر مانع قیام عامل قیام کی محفل میں شریک ہو جائے

تو بہتر ہو کہ اس محفل میں قیام نہ کریں بشرطیکہ کسی فتنے کا بر پا ہونا محتمل نہ ہو اور جو قیام ہو تو مانع قیام بھی اس وقت قیام میں شریک ہو جائے اور عوام نے جو غلو اور زیادتیاں کر لی ہیں ان کو نرمی سے منع کریں اور یہ منع کرنا ان کا زیادہ مفید ہوگا اور جو خود مولد اور قیام میں شریک ہوتے ہیں اور جو مانع اصل کے ہیں ان کو سکوت مناسب ہے ایسے امور میں مخاطبت ہی نہ کریں اور جہاں ان امور کی عادت ہو وہاں مخالفت نہ کریں جہاں عادت نہ ہو وہاں ایجاد نہ کریں غرض فتنے سے بچیں قصہ حطیم اس کی دلیل کافی ہے اور مجوزین مانعین کے تبلیغ کی تاویل کر لیا کریں کہ یا تو ان کو یہی تحقیق ہوا ہوگا یا انتظاماً منع کرتے ہوں گے کہ بعض ہو گئے پر اصل عمل سے منع کرتے ہی تب ان سے بچتے ہیں اگرچہ اس وقت میں اکثر یہ تحریر غیر مفید ہوتی ہے اور جو مانع ہیں وہ مجوزین کی تاویل کیا کریں کہ یا ان کو تحقیق یہی ہوا ہے یا غلبۂ محبت سے یہ عمل کرتے ہیں اور حسن ظن اور بالمسلمین کی وجہ سے لوگوں کو بھی اجازت دیتے ہیں اور عوام کو چاہیے کہ جس عالم کو متدین و محقق سمجھیں اس کی تحقیق پر عمل کریں اور فریق کے لوگوں سے تعرض نہ کریں خصوصاً دوسرے فریق کے علماء کی شان میں گستاخی کرنا چھوٹا منہ اور بڑی بات کا مصداق ہے غیبت اور حسد سے اعمال حسنہ ضائع ہوتے ہیں ان امور سے پرہیز کریں اور تعصب اور عداوت سے بچیں اور ایسے مضامین کی کتابیں اور رسالے مطالعہ نہ کیا کریں گویا کام علماء کا ہے



حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میلاد منانے کے لیئے ہمارے لیئے حرمین شریفین کا اتباع کافی ہے کہ اہل حرمین میلاد مناتے ہیں۔(امداد المشتاق صفحہ 56 مطبوعہ دیوبند)

اس سے کچھ کام درست نہیں ہوتا۔(حاشیہ) قولہ الشیخ فی قومہ الخ اقول اور وہ ابن حبان ... ضعیف اور گو ... ہے مگر اشتراک

علت سے کہ زیادت ... مرشد کو بھی شامل ہے کہ وہ ... دین رکھتا ہے اور دوسری حدیث میری نظر سے نہیں گزری نہ اہل التصوف کے لفظ سے نہ اہل الذکر کے لفظ سے مولانا رومی اس کو مثنوی میں لائے ہیں مگر معنے یہ بھی ثابت ہے۔اس طرح سے کہ حدیث

... کر دیا جائے جلیس الجلیس جلیس پس لازم آیا کہ جلیس اہل ذکر جلیس حق ہے اور اس سے من اراد الخ لازم آ گیا اور دوسری توجیہ کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ حدیث منامی کو علماء نے بھی حدیث کہا ہے اور فقد رای الحق کی دوسری تاویل قواعد کے خلاف نہیں۔کما قال اللہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ اور کشف یا رویا میں جو حق تعالیٰ سے سنے گا وہ حدیث قدسی ہوگی اور آگے جو بعض علماء کی شکایت ہے اس میں بے محابا کی قید بھی ہے یعنی محمل حسن کے ممکن ہوتے طعن اور گستاخی نہ چاہیے۔جیسا کہ اس پر کا حاشیہ اس پر دال ہے۔۱۲ قولہ بے محابا فتوے دے دیتے ہیں۔اقول یعنی صوفیہ کو جاہل و وضاع حدیث کہتے ہیں۔البتہ اگر تفصیل کر دیا کریں تو مقصود بھی حاصل ہو جائے اور مقبولان الٰہی کی توہین بھی نہ ہو ۱۲

(۵۵) فرمایا ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔(حاشیہ) قولہ پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں اقول حضرت کا طبعی حسن ظن اس کا منشا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے مقصود یہ ہے کہ جب بعض کا اجتہاد اس طرف گیا ہے گو اس اجتہاد کی صحت کا احتمال نہ ہو لیکن صاحب اجتہاد یا اس کی تقلید

امداد المشتاق الیٰ اشرف الاخلاق

تصنیف و تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

تذکرہ

حضرت الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی
محلہ خانقاہ، دیوبند

نجدیوں کے قبضہ سے پہلے حرمین مقدسہ کے تمام لوگ میلاد مناتے تھے: حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد علمائے دیوبند فرماتے ہیں تمامی حرمین کے لوگ میلاد مناتے ہیں ہمارے لیئے یہی حجت کافی ہے۔۔(شمائم امدادیہ صفحہ 87 مرتبہ حکیم الامت دیوبند)

وس سے محض عبادت مقصود ہے کیونکہ دعا میں تذلل ہے اور تذلل حق تعالیٰ کو محبوب ہے۔ لہذا الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ وارد ہوا ہے۔ ایک دن حضرت شاہ حاجی امام الدین رحمۃ اللہ علیہ علیل ہوئے اور آہ۔ آہ۔ کرنے لگے۔ حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب برادر حاجی صاحب کہ نسبت ارادت بحاجی صاحب سے رکھتے تھے عیادت کو آئے اور کہا کہ آہ۔ آہ۔ کیوں کرتے ہو اللہ اللہ کرو او نھوں نے کچھ خیال نہ کیا اور آہ میں مشغول رہے ایک دن اتفاقاً حضرت مفتی صاحب بھی اوسی درد میں مبتلا ہوئے اور اللہ اللہ کرنے لگے اور آہ منہ سے نہ نکالا۔ حضرت شاہ صاحب نے تشریف لاکر فرمایا کہ جبتک آہ نکروگے صحت نہوگی۔ چنانچہ یہی ہوا کہ مرض ترقی کرتا گیا کسی طرح تخفیف نہوئی بالآخر مفتی صاحب نے آہ کرنا شروع کیا اور صحت حاصل ہوگئی یہ مقام عبودیت تھا اور تذلل و عبدیت محبوب خدا کو محبوب ہے اور اسی میں رضا و تسلیم بھی مقصود ہے اور اللہ اللہ مقام الوہیت ہے۔ فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں

حصہ
۲۷

قال اللہ تعالیٰ

إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ

بعون عنایت حضرت رب العزت مجموعہ ملفوظات ... سالک مسالک شریعت و طریقت مولانا الحاج الحافظ شاہ محمد امداد اللہ صاحب

... الملقب بعد الی ...

شمائم امدادیہ

ترجمہ اردو

نفحات مکیہ

من آثار امدادیہ ...

صاحب المحاسن والمواہب جناب حاجی محمد مرتضیٰ خان صاحب ...

باہتمام محمد نثار حسین ... مالک ... پریس ... ذیقعدہ ...

... پریس ... مطبوع

مرشد علمائے دیوبند فرماتے ہیں: جب جواز میلاد کا موجود ہے تو پھر تشدد کیوں؟ ہمارے لیئے اتباع حرمین کافی ہے (وہاں میلاد ہوتا تھا) اور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا اعتقاد کیا جائے تو کوئی مذائقہ نہیں ہے (شمائم امدادیہ صفحہ 93۔ مرتب تھانوی صاحب)

جو کچھ قلم میں آتا ہے بے محابا فتویٰ دیدیتے ہیں علمائے ظاہر کو لیے علم باطن بہت ضرور ہے بدون اسکے کچھ کام درست نہیں ہوتا۔ فرمایا ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیون ایسا تشدد کرتے ہین اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہین کیونکہ عالم خلق مقید بزمان ومکان ہے لیکن عالم امر دونون سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہین۔ فرمایا واسطے تقویت حافظے کے یا علیم علمنی ما لم اکن اعلم یا علیم اکتالیس بار بعد نماز عصر پڑھنا چاہیے۔ اور سورۂ فاتحہ بعد نماز فجر گیارہ بار پڑھنا چاہیے یا روٹی پر لکھ کر [illegible] بے ریا ؛ ابھین زمان عام نہین ہے بلکہ مخصوص ہے جب ان [illegible] مین ولایت حاصل کرنے کے لیے خدمت کرنا چاہیے جیسے کہ حضرت شاہ بھیک رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شاہ ابو المعالی

قال اللہ تعالیٰ

إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ

بعون عنایت حضرت رب العزت مجموعۂ ملفوظات عارف معارف حقیقت سالک مسالک شریعت وطریقت مولانا الحاج الحافظ شاہ محمد امداد اللہ صاحب

شمائم امدادیہ

نفحات مکیہ

من آثار امدادیہ

صاحب المحاسن والمواہب جناب حاجی محمد مرتضیٰ خان صاحب

باہتمام محمد ممتاز حسین [illegible]

[illegible]

۱۳۱۲ ہجری

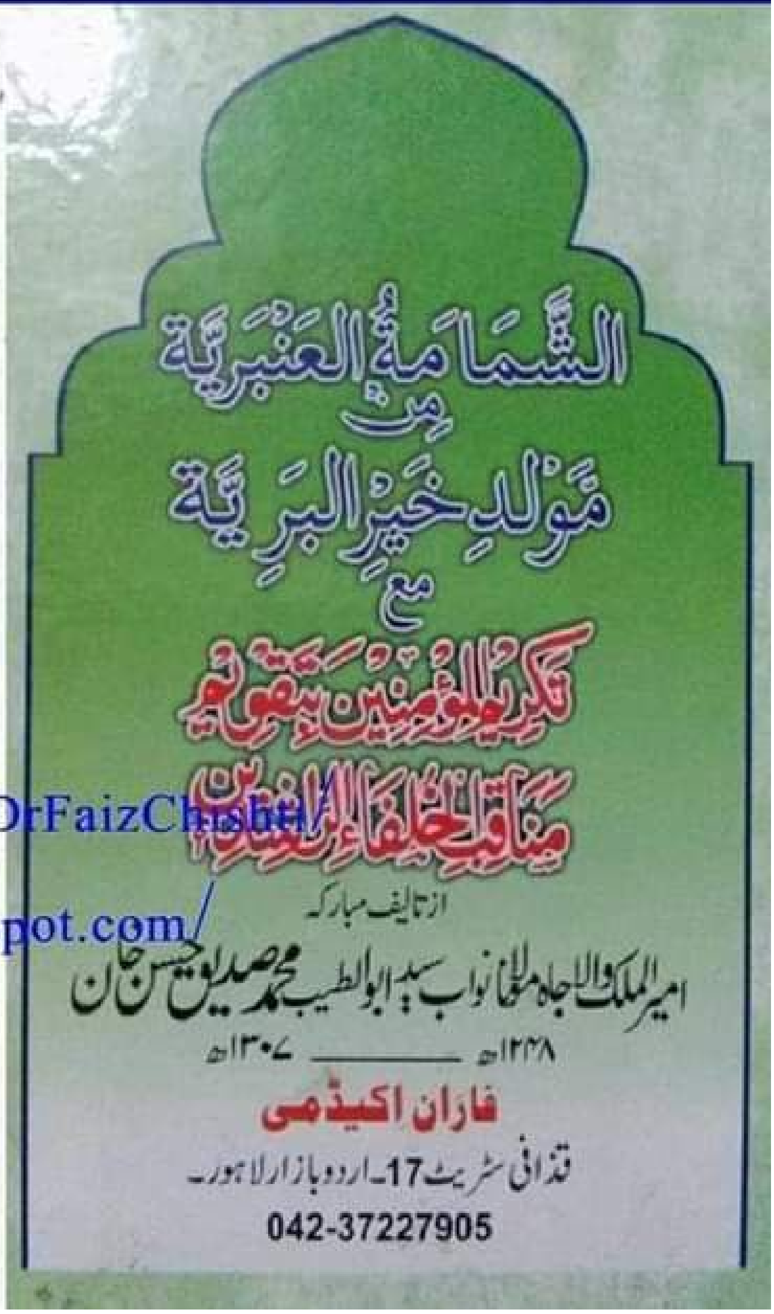
نبی کریم ﷺ کی میلاد پر خوشی منانی چاہیئے جسے آپ ﷺ کے میلاد کا سن کر خوشی نہیں ہوتی وہ مسلمان نہیں ہے۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ نمبر 12 نواب صدیق حسن خان وہابی)

واقعہ شق صدر چار بار ہوا اس کو بھی مانا ہے

انکار رسم منکرات کا عمل مولد مین نکلتا ہے اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد نبوی پر پایا جاتا ہے سو جسکو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ مسلمان نہین **ف** شق صدر شریف او رغسل قلب اطہر چار بار ہوا ایکبار بنی سعد مین بصغر سن ہم حلیمہ مین دوسری بار بعمر دہ سال یہ صحرا مین ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے بار رمضان غار حرا مین چوتھی بار شب اسرا مین او ر پانچوین بار کا شق ثابت نہین ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے اس بارے مین ایک رسالہ جدا گانہ لکھا ہے دل آپ کا نبوم سے طشت زر مین دہویا تھا اس سے افضلیت ماء زمزم کی ثابت ہوتی ہے عبد المطلب آپکے کفیل تھے ایک سو بیس یا چالیس برس کے ہوکے مرے ابو طالب کا نام عبد مناف تھا ایکبار خشک سالی ہوئی ابو طالب نے آپ کی پشت کعبہ سے لگا دی ... آسمان کے اوپر ... کا کہیں نشان نہ تھا ناگہاں ادہر ادہر سے ابر آیا اور خوب رعد و برق ہوا اور وادی بہہ نکلا ابو طالب نے کہا ہے

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

ثمال بمعنی ملجا و غیاث اطعام فی الشدۃ ہے ارامل سے مراد مساکین ہیں رجال ہون یا نسا ہون مگر اکثر استعمال نساء مین ہے ... ابن عبد البر ... قال ابن عبد البر بلغ اربعین سنۃ بعثہ اللہ رحمۃ للعالمین و رسولا الی کافۃ



جسے میلاد النبی ﷺ پر خوشی نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہے

شمامۃ العنبریہ صفحہ 12

نواب صدیق حسن خان وہابی غیر مقلد

انکار رسم منکرات کا عمل مولد میں نکلتا ہے اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد نبوی پر پایا جاتا ہے سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں ف شق صدر شریف اور غسل قلب اطہر چار بار ہوا ایکبار بنی سعد میں بصغر سن ہم حلیمہ میں دوسری بار بعمر دہ سال یہ صحرا میں ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے ماہ رمضان غار حرا میں چوتھی بار شب اسرا میں اور پانچویں بار کا شق ثابت نہیں ہے شیخ عبدالحق دہلوی نے اس بارے میں ایک رسالہ جداگانہ لکھا ہے دل آپ کا آب زمزم سے طشت زریں میں دھویا تھا اس سے افضلیت ماء زمزم کی ثابت ہوتی ہے عبدالمطلب آپ کے کفیل تھے ایک سو بیس یا چالیس برس کے ہو کے مرے ابو طالب کا نام عبد مناف تھا ایکبار خشک سالی ہوئی ابو طالب نے آپ کی پشت [illegible] تک نہ تھا ناگہاں ابر ادھر ادھر سے آیا اور خوب رعد و برق ہوا اور وادی بہہ نکلا ابو طالب نے کہا ہے

وابیض یستسقی الغمام بوجهه — ثمال الیتامی عصمة للارامل

ثمال بمعنی ملجا و غیاث [illegible] ارامل سے مراد مساکین رجال و نساء ہیں مگر اکثر استعمال نساء میں [illegible]

ابن عبد البر نے کہا بلغ اربعین سنة بعثه الله رحمة للعالمين ورسولا الى كافة

الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ

مع

تکریم المؤمنین بتقویم مناقب الخلفاء الراشدین

از تالیف مبارک

امیر الملک والا جاہ مولانا نواب سید ابو الطیب محمد صدیق حسن خان

۱۲۴۸ھ ——— ۱۳۰۷ھ

فاران اکیڈمی

غزنی سٹریٹ 17۔ اردو بازار لاہور۔

042-37227905

نبی کریم ﷺ 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے جمہور کا اس پر اتفاق ہے اور اہل مکہ کا اسی پر عمل ہے (شمامۃ العنبریہ صفحہ نمبر 7 نواب صدیق حسن خان وہابی غیر مقلد)

مافیہ الاسنید من سبیل　　حاز المکارم والتقی والجود ا

ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاول عام فیل کو ہوئی جمہور علما کا قول یہی ہے ابن الجوزی نے اسپر اتفاق نقل کیا ہے مختار اہل حدیث یہ ہے کہ ہشتم ربیع الاول کو پیدا ہوئے قال القسطلانی ابن عباس و جبیر بن مطعم بھی اسی طرف گئے ہیں مختار اہل معرفت تواریخ بھی یہی ہے اسکو حمیدی و ابن حزم و قضاعی نے اختیار کیا ہے اہل سیر کا اسپر اجماع ہے بعض نے کہا دہم اور بعض نے کہا دوازدہم ماہ مذکور کو اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے طیبی نے کہا روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے بالاتفاق انتہی قتادہ انصاری کہتے ہیں حضرت سے صوم دوشنبہ کا سوال کیا فرمایا ذلک یوم ولدت فیہ و انزل علی فیہ النبوۃ رواہ مسلم آپ سے معلوم ہوتا ہے کہ دن کو پیدا ہوئے اسی دن ہجرت بھی کی تھی اور اسی دن مکہ فتح ہوا تھا اور سورۂ مائدہ اوتری بعض نے کہا ولادت ... پیدا ہوئے ... نے کہا ... یہی ہے کہ دن کو پیدا ہوئے مواہب لدنیہ میں کہا ہے کہ حضرت شب کو پیدا ہوئے مکے میں ایک یہودی تجارت کرتا تھا اوسنے کہا اے معشر قریش آج کی رات تم میں اس پچھلی امت کا پیغمبر پیدا ہوا ہے اور اسکے ہر دو دوش کے درمیان ایک علامت ہے جسمیں بال ہیں متواتر گویا وہ عرف اسپ ہے انتہی پہلا قول ابن عمر وغیرہ سے مروی ہے ف مکان ولادت میں اختلاف ہے کسی نے کہا مکے میں اندر اوس گھر



مجدد الوہابیہ جناب نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں: اس میں کیا حرج ہے ہر روز نہیں تو ہر ہفتے اور ماہ التزام ذکر سرکار ﷺ کا کرے اور ایام ماہ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑے۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ نمبر 5) (کیا فتویٰ جناب)

ور رفعت منزلت مین برابر محبت خدا ورسول کے نہین ہے کما قال تعالیٰ والذین
امنوا اشد حبا للہ اس محبت کا نشان اتباع حدیث و قرآن ہو بیکبس سو اگر یہ ہے
تو مسلمان محب حق و محبوب حق ہے ورنہ متبع خطوات شیطان تھیے حقیق ہے
اس بات کا کہ جو لوگ رسائل میلاد و بادعا محبت خیر مولود پڑھتے ہین وہ اس عمل کو
کسلیے صورت جائز شرعی کے مطابق کر کے بجا نہین لاتے اور خواہی نخواہی مخالف
فقہا مین پڑکر معرض حساب و عتاب مین آتے ہین اسمین کیا برائی ہو کہ اگر
ہر روز ذکر حضرت نہین کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ مین التزام اسکا کرلین کہ
کسی نہ کسی دن بیٹھکر ذکر یا وعظ سیرت و سمت و دل و ہدی و ولادت و وفات
آنحضرت کا کرین پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑین اور ان روایات
واخبار و آثار کو پڑھین پڑھائین جو صحیح طور پر ثابت ہین اسکی کیا ضرورت ہو کہ
رطب و یابس سے اپنا دل خوش کرین احادیث صحیحہ و آیات واضحہ فضائل سید المرسلین
خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کم ہین کہ ہم مبالغات شعر زید
وعمرو کو داخل ذکر نبوی کر کے اور مضامین ماثورہ سے غیر ماثورہ خلط ذکر عمل
[illegible]
باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر ست
شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست
شیخ امام سید شبلنجی معروف بمومن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب نور الابصار مین
ذکر سیرت نبویہ جو کچھ لکھا ہی اس جگہ اوس سے تلخیص مطالب باز یادت حسنہ



نواب صدیق حسن خان غیر مقلد وہابی لکھتے ہیں: جسے آپ (ﷺ) کے میلاد کا حال سن کر اور آپ کے میلاد کی خوشی نہ ہو وہ مسلمان نہیں اور واقعہ شقِ صدر چار بار ہوا۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ نمبر 12)

الشمامۃ العنبریۃ

من

مولد خیر البریۃ

سنہ ۱۳۰۵ھ

انکار ضمِ منکرات کا عمل مولد مین نکلتا ہی اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد نبوی پر پایا جاتا ہی سو جسکو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ مسلمان نہین ف شق صدر شریف اور غسل قلب اطہر چار بار ہوا ایکبار بنی سعد مین بصغر سن بہم حلیمہ مین دوسری بار بعمر دہ سال یہ صحرا مین ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے بار رمضان غار حرا مین چوتھی بار شب اسرا مین اور پانچوین بار کا شق ثابت نہین ہی شیخ عبد الحق دہلوی نے اس بارے مین ایک رسالہ جداگانہ لکھا ہی دل کو آب زمزم سے طشت زرین دھویا تھا اس سے افضلیت ماء زمزم کی ثابت ہوتی ہے

عبد المطلب آپ کے کفیل تھے ایک سو بیس یا چالیس برس کے ہو کے مرے [illegible]

[illegible]

[illegible]

ابو طالب نے کہا ہے

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

ثمال بمعنی ملجأ و غیاث یا طعام فی الشدۃ ہی ارامل سے مراد مساکین رجال و نسا ہین مگر اکثر استعمال نسا مین ہی اس قصیدے کو ابن اسحق نے بطولہا ذکر کیا ہی قال ابن عبد البر و ابلغ اربعین سنۃ بعثہ اللہ رحمۃ للعالمین و رسولاً الی کافۃ

جسے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے میلاد کا حال سن کر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی نہ ہو وہ مسلمان نہیں اور واقعہ شقِ صدر چار بار ہوا۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ نمبر 12)

انکار رسم منکرات کا عمل مولد میں نکلتا ہے اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد
نبوی پر پایا جاتا ہے سو جسکو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہ ہو اور
شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ مسلمان نہیں ف شق صدر
شریف اور غسل قلب اطہر چار بار ہوا ایکبار بنی سعد میں بصغر سن بہم حلیمہ میں
دوسری بار بعمر دہ سال یہ صحرا میں ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے بارمضان
غار حرا میں چوتھی بار شب اسرا میں ہوا پانچویں بار کا شق ثابت نہیں ہے شیخ
عبدالحق دہلوی نے اس بارے میں ایک رسالہ جداگانہ لکھا ہے دل آپکا بآب زمزم
سے طشت زرین میں دھویا تھا اس سے افضلیت ماء زمزم کی ثابت ہوتی ہے
عبدالمطلب آپکے کفیل تھے ایک سو بیس یا چالیس برس کے ہو کے مرے
ابو طالب کا نام عبد مناف تھا ایکبار خشک سالی ہوئی ابو طالب نے آپ کی پشت
[illegible] آسمان کے اوپر شمالی لا ابلی کا کہیں نشان

تنگ تھا ناگہان ادھر ادھر سے آیا اور خوب رعد و برق ہوا اور وادی بہ نکلا

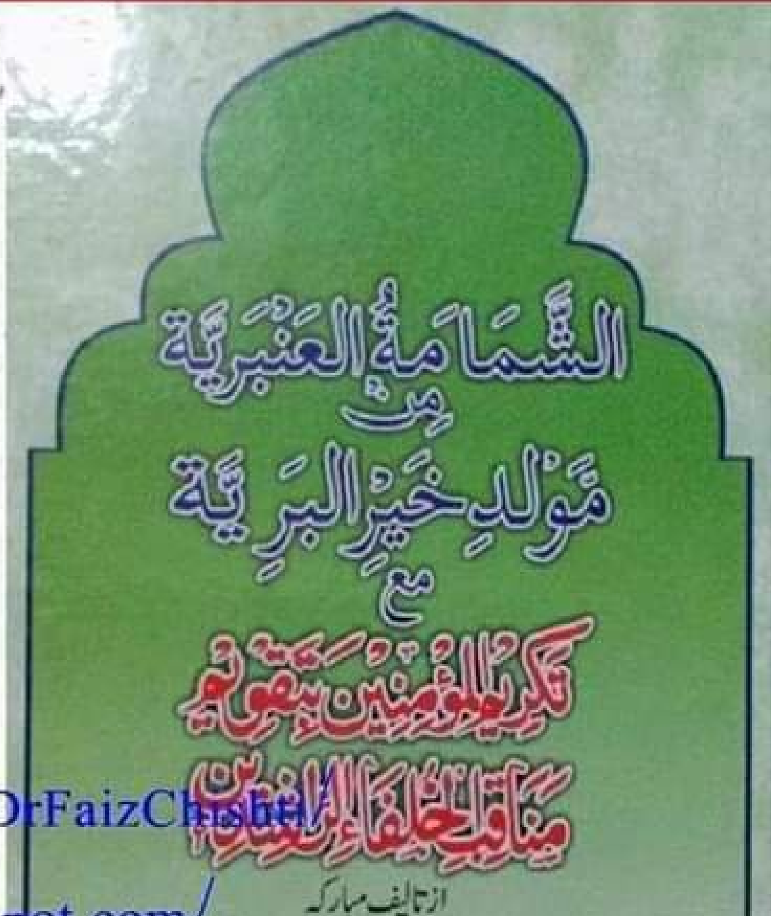
ابو طالب نے کہا ہے

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

ثمال بمعنی ملجا و غیاث [illegible] سے مراد مساکین ہیں [illegible]

مگر اکثر استعمال [illegible] قال

ابن عبد البر لما بلغ اربعین سنۃ بعثہ اللہ رحمۃ للعالمین و رسولا الی کافۃ



نبی کریم ﷺ کی میلاد پر خوشی منانی چاہیئے جسے آپ ﷺ کے میلاد کا سن خوشی نہیں ہوتی وہ مسلمان نہیں ہے۔

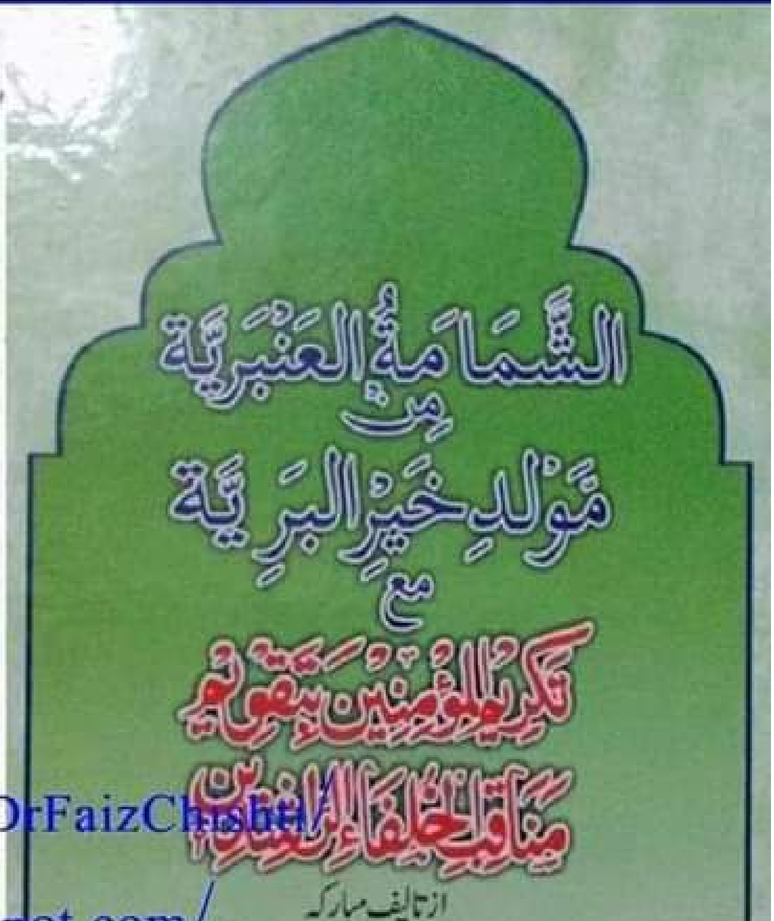
واقعہ شق صدر چار بار ہوا اس کو بھی مانا ہے

(الشمامۃ العنبریہ صفحہ نمبر 12 نواب صدیق حسن خان وہابی)

انکار رسم منکرات کا محل مولد مین نکلتا ہے اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد نبوی پر پایا جاتا ہے سو جسکو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ مسلمان نہین **ف** شق صدر شریف اور غسل قلب اطہر چار بار ہوا ایکبار بنی سعد مین بصغر سن ہم حلیمہ مین دوسری بار بعمر دہ سال یہ صحرا مین ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے بار رمضان غار حرا مین چوتھی بار شب اسرا مین اور پانچوین بار کا شق ثابت نہین ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے اس بارے مین ایک رسالہ جداگانہ لکھا ہے دل کو آب زمزم سے طشت زرین دھویا تھا اس سے افضلیت ماء زمزم کی ثابت ہوتی ہے عبد المطلب آپکے کفیل تھے ایک سو بیس یا چالیس برس کے ہوکے مرے ابو طالب کا نام عبد مناف تھا ایکبار خشک سالی ہوئی ابو طالب نے آپ کی پشت کعبہ سے لگادی ... تمام بادل ... اور خوب رعد و برق ہوا اور وادی بہ نکلا ابو طالب نے کہا ہے

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل

ثمال بمعنی ملجا و غیاث اطعام فی الشدۃ ... ارامل سے مراد مساکین ... مرد ... ہیں مگر اکثر استعمال نساء مین ... ابن عبد البر ... بلغ اربعین سنة بعثه الله رحمة للعالمین ورسولا الی کافة



مجدد الوہابیہ جناب نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں: اس میں
کیا ہرج ہے ہر روز نہیں تو ہر ہفتے اور ماہ التزام ذکر سرکار ﷺ کا کرے
اور ایام ماہ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑے۔(الشمامۃ العنبریہ صفحہ نمبر 5) (کیا فتویٰ جناب)

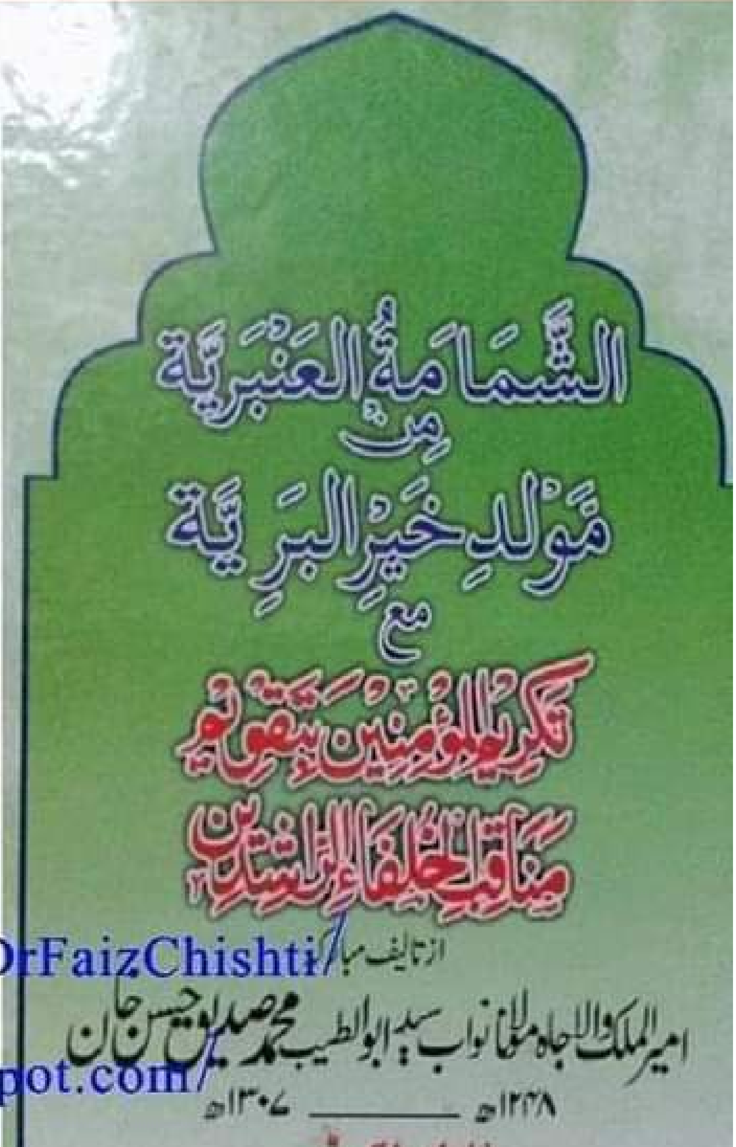
۵

ورفعت منزلت میں برابر محبت خدا ورسول کے نہیں ہے کما قال تعالیٰ والذین
آمنوا اشد حبا للہ اس محبت کا نشان اتباع حدیث وقرآن ہو جیسا کہ ہے سو اگر یہ ہے
تو مسلمان محب محسن ومحبوب محسن ہے ورنہ متبع خطوات شیطان تجھے منت تعلق ہے
اس بات کا کہ جو لوگ رسائل میلاد وبادعا محبت خیر مولود پڑھتے ہیں وہ اس عمل کو
کسلیے صورت جائز شرعی کے مطابق کر کے بجا نہیں لاتے اور خواہی نخواہی مخالف
فقہا میں پڑ کر معرض حساب وعتاب میں آتے ہیں اسمیں کیا برائی ہے کہ اگر
ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اسکا کریں کہ
کسی نہ کسی دن بیٹھکر ذکر یا وعظ سیرت وسمت ودل وہدی وولادت ووفات
آنحضرت کا کریں پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور ان روایات
واخبار وآثار کو پڑھیں پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں اسکی کیا ضرورت ہو کہ
رطب ویابس سے اپنا دل خوش کریں احادیث صحیحہ وآیات واضحہ فضائل سید المرسلین
خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کم ہیں کہ ہم مبالغات شعر زید

وعمرو کو داخل ذکر نبوی کرکے اور مضامین ماثورہ سے غیر ماثورہ خلط ذکر عمل

باغ مرا چہ حاجت سرو وصنوبر است | شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

شیخ امام سید شبلنجی معروف بمومن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب نور الابصار میں
ذکر سیرت نبویہ جو کچھ لکھا ہے اس جگہ اوس سے تلخیص مطالب بازیادت حسنہ



تاریخ وفات نبی کریم ﷺ جو 12 ربیع الاوّل مشہور ہے غلط ہے کسی صورت درست نہیں ہے۔(نشر الطیب قدیم ایڈیشن صفحہ 232 علامہ تھانوی دیوبندی)

پھر تم گروہ گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اول اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر انکی عورتیں پھر تم اور لوگ [illegible] نے عرض کیا کہ قبر میں کون اتاریگا آپنے فرمایا میرے اہل بیت اور [illegible] طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا اور بہت ہی ضعیف روایت ہے اور ایک روز جبکہ مسجد میں حضرت ابوبکرؓ صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دولت خانہ کا پردہ اٹھایا اور صحابہ کو دیکھکر تبسم [illegible] کا عجب حال تھا قریب تھا کہ نماز میں کچھ پریشانی ہو جاوے اور حضرت ابوبکرؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو [illegible]

بس یہ تھی اخیر زیارت آپ کی حیات میں اور کچھ واقعات قرب وفات کے روایات بالا کے ضمن میں مذکور ہوئے ہیں اور وفات آپ کی شروع ربیع الاول سنہ دس ہجرت روز دوشنبہ کو قبل زوال یا بعد زوال آفتاب ہوئی اور بوجہ غلبہ حیرت ودہشت کہ بعضوں کو وفات ہی کا یقین نہ ہوا بعضے ہوش میں نہ رہے بعضے احکام متعلق خاص آپکے غسل وکفن وصلوٰۃ ودفن کے مخفی رہے کیونکہ اور اموات پر تو آپکو قیاس اسلیے نہیں کیا کہ احتمال غالب خصوصیت کا تھا چنانچہ کچھ خصوصیتیں واقع میں بھی ثابت ہوئیں اور نص اسلیے مشہور نہ تھی کہ صحابہ نے عام سوالات کی طرح اسکو تحقیق نہیں کیا اور دل بھی کیسے گوارا کرتا کہ اسکا نام بھی زبان پر لاوین گو مستقل مزاج مخصوصین ومقربین صحابہ نے ان احکام کا علم بھی حاصل کر رکھا تھا

ف اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہویں ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی [illegible]

قیمت مجلد [illegible]

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

[illegible]

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

[illegible]

مطبع انتظامی [illegible] طبع ہوئی

حکیم الامت دیوبند لکھتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلّم کا یوم وصال جو 12 ربیع الاوّل مشہور ہے یہ غلط ہے کسی طرح درست نہیں ہے۔ (نشر الطیب صفحہ 241 مطبوعہ تاج کمپنی)

وفات کے ہم لوگوں کو حضرت عائشہؓ کے گھر میں جمع کیا اور قرب سفر کی خبر دی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو غسل کون دے گا فرمایا میرے گھر والے

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کفن کن کپڑوں میں دیں فرمایا میرے ان ہی

کپڑوں میں یا یمانی چادر جوڑہ میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر نماز کون پڑھے گا فرمایا جب غسل کفن سے فارغ ہو تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا اول ملائکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اول اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر ان کی عورتیں پھر تم اور لوگ ہم نے عرض کیا کہ قبر میں کون اتارے گا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور ان کے ساتھ ملائکہ ہوں گے طبرانی نے بھی اس کو روایت کیا اور بہت ہی ضعیف روایت ہے اور ایک روز جب کہ مسجد میں حضرت ابو بکرؓ صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دولت خانہ کا پردہ اٹھایا اور صحابہ کو دیکھ کر تبسم فرمایا لوگ سمجھے کہ آپ تشریف لاویں گے اس وقت صحابہ کی بیتابی کا عجب حال تھا کہ قریب تھا کہ نماز میں کچھ پریشانی ہو جاوے اور حضرت ابو بکرؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے دست مبارک سے ارشاد فرمایا کہ نماز پوری کرو اور پردہ چھوڑ کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے۔

یہ تھی اخیر زیارت آپ کی حیات میں اور کچھ واقعات قرب وفات کے روایات بالا کے ضمن میں مذکور ہوئے ہیں اور وفات آپ کی شروع ربیع الاول

میں اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔



حکیم الامتِ دیوبند لکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلّم کا یوم وصال جو 12 ربیع الاوّل مشہور ہے یہ غلط ہے کسی طرح درست نہیں ہے۔ (نشر الطیب صفحہ نمبر 215)۔ فیصلہ خود کیجیے کون سچا اور کون جھوٹا؟

بس یہ تھی اخیر زیارت آپ کی حیات میں اور کچھ واقعات قرب وفات کے روایات بالا کے ضمن میں مذکور ہوئے ہیں اور وفات[1] آپ کی شروع ربیع الاول سنہ دس ہجرت سہ شنبہ کو قبل زوال یا بعد زوال آفتاب ہوئی اور بوجہ غلبہ حیرت و وحشت کے بعض کو وفات ہی کا یقین نہ ہوا [illegible] میں نہ رہے بعض احکام [illegible] خاص آپ کے [illegible]

[illegible]

نہیں کیا کہ احتمال غالب خصوصیت کا تھا چنانچہ کچھ خصوصیتیں واقع میں بھی ثابت ہوئیں اور نص اس لیے مشہور نہ تھی کہ صحابہ نے عام سوالات کی طرح اس کو تحقیق نہیں کیا اور دل بھی کیسے گوارا کرتا کہ اس کا نام بھی زبان پر لائیں گو مستقل مزاج مخصوصین و مقربین صحابہ کرام نے ان احکام کا علم بھی حاصل کر رکھا تھا اور بعض کے متعلق عین وقت پر الہام ہوا۔ چنانچہ آگے آتا ہے مگر تاہم عام طور پر تو ان معلومات کا ذخیرہ مجمع کے پاس نہ تھا پھر اسلام کی آئندہ خلافت کے انتظام کی جدا فکر تھی اور واقع میں یہ فکر سب سے اہم تھی اور وہ موقوف تھا کسی ایک شخص کو حاکم بنا کر اس پر مجتمع و متفق ہو جانے پر، کچھ دیر اس میں لگی پھر نماز آپ کی لوگوں نے متفرق طور پر پڑھی کیونکہ اس میں جماعت نہ ہوئی تھی جیسا آگے آتا ہے اور اس میں دیر لگنا ظاہر ہے اور جسد مبارک کے تغیر کا احتمال نہ تھا اس لیے یہی چاہا کہ سب اس شرف نماز سے شرف یاب ہو جائیں۔

ان مجموعی اسباب کو لازم تھا دفن میں توقف ہونا چنانچہ وہ دن پیر کا اور اگلا دن منگل کا گذر کر شب چہار شنبہ کو دفن کیے گئے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ یوم منگل میں دفن ہوئے اور ایک تیسری روایت میں ہے کہ یوم بدھ میں دفن ہوئے مگر یہ دونوں روایتیں بھی پہلی روایت پر محمول ہیں اس طرح سے کہ عرب کے حساب میں رات شروع ہو جانے سے تاریخ بدل جاتی ہے پس اس بنا پر منگل گذرنے کے بعد کی شب کو یوم بدھ کہہ دیا اور بعض اہل عرف شروع رات کو تابع تاریخ گذشتہ کے سمجھا کرتے ہیں پس اس بنا پر شب مذکور کو یوم منگل کہہ دیا اور سچ تو یہ ہے کہ یہ واقعہ جیسا

(۱) اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے۔ پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔

نشر الطیب

فی

ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت: ۱۲۸۰ھ، وفات: ۱۳۶۲ھ

مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

بارہ (12) ربیع الاوّل یوم وفات النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم غلط ہے نہ جانے یہ کہاں سے مشہور ہو گیا کسی صورت 12 وفات نہیں۔ (ملفوظات حکیم الامت جلد 8 صفحہ 262)

بسلسلہ

ملفوظاتِ حکیمُ الاُمّت

جلد ۸

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

کی مجالس اور اسفار نشست و برخاست میں بیان فرمودہ انبیاء کرام علیہم السلام، اولیائے عظام رحمہم اللہ کے تذکروں، عاشقانِ الٰہی ذوالاحترام کی حکایات و روایات، دین برحق مذہب اسلام کے احکام و مسائل جن کا ہر ہر فقرہ حقائق و معانی کے عطر سے معطر، ہر لفظ صبغۃ اللہ سے رنگا ہوا، ہر کلمہ شرابِ عشقِ حقیقی میں ڈوبا ہوا، ہر جملہ اصلاحِ نفس و اخلاق، نکاتِ تصوف اور مختلف علمی و عملی، عقلی و نقلی، معلومات و تجربات کے بیش بہا خزائن کا دفینہ ہے۔ جن کا مطالعہ آپ کی پُر بہار مجلس کا نقشہ آج بھی پیش کر دیتا ہے

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

(۳۲۶) مقابلہ میں حدودِ شرعیہ پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت

ایک صاحب نے عرض کیا کہ فلاں مقام پر بدعتی لوگ اہلِ حق کے مدرسہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور آئے دن چندہ دہندگان کو زبانی اور اشتہاروں کے ذریعہ سے بہکاتے رہتے ہیں میں ان کو جواب دیتا رہتا تھا لیکن حضرت سے جب دریافت کیا گیا حضرت نے منع فرمایا اب ان کی قوت بڑھتی جاتی ہے فرمایا کہ مجھ سے ضرورت کا اظہار نہیں کیا گیا تھا ویسے ہی ایک سوال تھا۔ میں نے فضول مشغلہ سمجھ کر منع کر دیا تھا کیونکہ طلبِ حق میں عبث سم قاتل ہے اب آپ کے [illegible] مواقع۔ مقابلہ کیجئے بلکہ اب تو اس کو جہاد سمجھئے البتہ ایک بات ضروری یاد رکھنے کی ہے کہ مقابلہ [illegible] ہر کام کا مقصود رضاءِ حق ہونا چاہیے اگر اس کا خیال رکھا گیا ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی برکت ہوگی۔ میری طرف سے اجازت ہے گو اپنے مسلک اور مذاق کے تو خلاف ہی ہے۔

(۳۲۷) رضا ہمیشہ دائمی رہتی ہے

ایک شخص کے خط کے جواب کے سلسلہ میں فرمایا کہ میں نے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ رضاءِ دائمی کی دعاء فرما دیجئے فرمایا کہ رضاء میں دائم کی قید کیسی۔ رضاء تو دائم ہی ہوتی ہے وہ راضی ہو کر پھر ناراض نہیں ہوتے سبحان اللہ کیسی کام کی بات فرمائی یہ حضرات حکیم تھے جوابات فرماتے تھے جامع اور مانع ہوتی تھی۔

(۳۲۸) مشہور تاریخ وصال ۱۲ ربیع الاول غلط ہے

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات ربیع الاول کی بارہ غلط مشہور ہے۔ نویں تاریخ کو حضورؐ نے حج کیا اور وہ جمعہ کا دن تھا اور اسی سال وفات ہوئی اور دوشنبہ کو ہوئی۔ یہ مقدمات سب متواتر اور قطعی ہیں اب اس کے بعد کوئی حساب ایسا نہیں ہو سکتا جس سے دوشنبہ کو بارہ ربیع الاول ہو خدا معلوم یہ کہاں سے مشہور ہو گیا۔

(۳۲۹) تربیت السالک کی اشاعت پر اظہارِ تشکر

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کتاب تربیت

بارہ، 12، ربیع الاوّل یوم وفات النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم غلط ہے نہ جانے یہ کہاں سے مشہور ہو گیا کسی صورت 12 وفات نہیں (ملفوظات حکیم الامت جلد 8 صفحہ 262 علامہ تھانوی دیوبندی)

بسلسلہ

ملفوظات حکیم الامت

جلد ۸

الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی

کی مجالس اور اسفار نشست و برخاست میں بیان فرمودہ انبیاء کرام علیہم السلام، اولیائے عظام رحمہم اللہ کے تذکروں، عاشقان الٰہی ذوالاحترام کی حکایات و روایات دین برحق مذہب اسلام کے احکام و مسائل جن کا ہر ہر فقرہ حقائق و معانی کے عطر سے معطر، ہر نکتہ صبغۃ اللہ سے رنگا ہوا ہر کلمہ شراب عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا ہر جملہ اصلاح نفس و اخلاق نکات تصوف اور مختلف علمی و عملی، عقلی، نقلی، معلومات و تجربات سے بیش بہا خزائن کا دفینہ ہے جن کو مطالعہ آپ کی نذر بہار مجلس کا نقشہ آج بھی پیش کر دیتا ہے

ادارۂ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
[061-4540513-4519240

(۳۲۶) مقابلہ میں حدود شرعیہ پیش نظر رکھنے کی ضرورت

ایک صاحب نے عرض کیا کہ فلاں مقام پر بدعتی لوگ اہل حق کے مدرسہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور آئے دن چندہ دہندگان کو زبانی اور اشتہاروں کے ذریعہ سے بہکاتے رہتے ہیں میں ان کو جو دیکھ رہا تھا لیکن حضرت سے جب دریافت کیا گیا حضرت نے منع فرمایا اب ان کی قوت بڑھتی جاتی ہے فرمایا کہ مجھ سے ضرورت کا اظہار نہیں کیا گیا تھا ویسے ہی ایک سوال تھا۔ میں نے فضول مشغلہ سمجھ کر منع کر دیا تھا کیونکہ طلب حق میں عبث سم قاتل ہے اب آپ کے [illegible] قوت اور وسعت کے موافق۔ مقابلہ کیجئے بلکہ اب تو اس کو جہاد سمجھئے البتہ ایک بات ضروری یاد رکھنے کی ہے کہ مقابلہ میں حدود شرعیہ کا لحاظ رکھا جائے۔ ہڑبونگ نہ ہو نہ حدود سے تجاوز ہو۔ اس لئے کہ مسلمان کے ہر کام کا مقصود رضاء حق ہونا چاہیے اگر اس کا خیال رکھا گیا ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی برکت ہوگی۔ میری طرف سے اجازت ہے گو اپنے مسلک اور مذاق کے تو خلاف ہی ہے۔

(۳۲۷) رضا ہمیشہ دائمی رہتی ہے

ایک شخص کے خط کے جواب کے سلسلہ میں فرمایا کہ میں نے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ رضاء دائمی کی دعاء فرما دیجئے فرمایا کہ رضاء میں دائم کی قید کیسی۔ رضاء تو دائم ہی ہوتی ہے وہ راضی ہو کر پھر ناراض نہیں ہوتے سبحان اللہ کیسی کام کی بات فرمائی یہ حضرات حکیم تھے جوابات فرماتے تھے جامع اور مانع ہوتی تھی۔

(۳۲۸) مشہور تاریخ وصال ۱۲ ربیع الاول غلط ہے

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات ربیع الاول کی بارہ غلط مشہور ہے۔ نویں تاریخ کو حضورؐ نے حج کیا اور وہ جمعہ کا دن تھا اور اسی سال وفات ہوئی اور دوشنبہ کو ہوئی۔ یہ مقدمات سب متواتر اور قطعی ہیں اب اس کے بعد کوئی حساب ایسا نہیں ہو سکتا جس سے دوشنبہ کو بارہ ربیع الاول ہو خدا معلوم یہ کہاں سے مشہور ہو گیا۔

(۳۲۹) تربیت السالک کی اشاعت پر اظہار تشکر

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کتاب تربیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے متعلق بارہ (12) ربیع الاوّل جو مشہور چلا آرہا ہے یہ بات غلط ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم وصال بارہ کو نہیں 2 ربیع الاول کو ہوا کتابت کی غلطی سے بارہ ہوا۔ (سیرت خاتم الانبیاء صفحہ 104 دیوبند

در نماز خم ابروے تو چو یاد آمد

حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

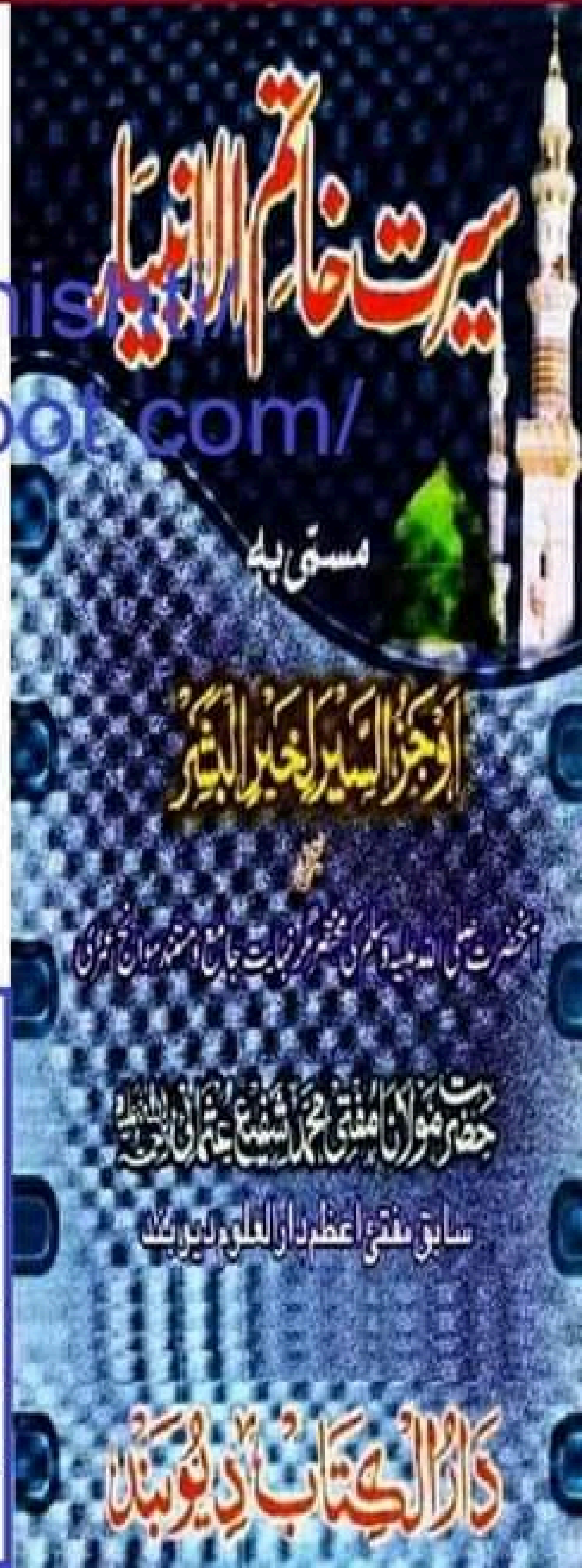
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو اور خود اندر تشریف لے گئے اور پردہ چھوڑ دیا۔ اور اس [illegible] واصل ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون صحیح بخاری کی روایات کے مطابق اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری کلمات

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس مرض کے دوران میں کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کر فرماتے تھے کہ یہود ونصاری پر اس لئے خدا کی لعنت آئی ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے غرض یہ تھی کہ مسلمان اس سے بچیں (بخاری ص ۱۰۵)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری کلمات میں جس چیز سے ڈرایا تھا وہ بھی آج مسلمانوں نے نہ چھوڑا اور

تاریخ وفات میں مشہور ہے کہ ۱۲ ربیع اول کو واقع ہوئی ہے اور یہی جمہور مؤرخین لکھتے چلے آتے ہیں لیکن حساب سے کسی طرح یہ تاریخ وفات نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وفات دو شنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج ۹ ذی الحجہ روز جمعہ کو ہوا ان دونوں باتوں کے ملانے سے ربیع الاول روز دو شنبہ نہیں پڑتی اس لئے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے کتابت کی غلطی سے (۲ کا ۱۲) اور عربی عبارت میں ثانی شہر ربیع الاول کا ثانی عشر ربیع الاول بن گیا۔ حافظ مغلطائی نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔



میلاد النبی ﷺ کے موقعہ پر بارہ ربیع الاوّل کو یومِ وصال کہنے والوں کے بانی مذہب کے بیٹے لکھتے ہیں: تاریخ وصال النبی ﷺ 12 ربیع الاول نہیں ہے بلکہ 8 ربیع الاوّل ہے۔ (مختصر سیرت رسول صفحہ 9)

وقيل لعشر منه ، وقيل لاثنتى عشرة خلت منه . ونُبِّئَ يوم الإثنين لأيام خلت من ربيع (١) ، ومات لثمان خلون من ربيع الأول

وفى عبد المطلب يجتمع معه بنو على وبنو جعفر و [بنو عقيل(٢)] بنو أبى طالب ، وبنو العباس وبنو الحارث وبنو أبى لهب

وفى عبد مناف يجتمع معه [بنو أمية(١)] وسائر بنى عبد شمس ، وبنو المطلب وبنو نوفل

وفى قُصَىّ يجتمع معه عليه السلام بنو عبد العزّى وبنو عبد الدار ، منهم حَجَبَة الكعبة ، ومنهم النضر بن الحارث . ومن بنى عبد العزّى الزبير بن العوام وخديجة وورقة بن نوفل

وفى كلاب يجتمع معه عليه السلام بنو زهرة بن كلاب ، وأمه منهم ، ومنهم سعد بن أبى وقاص وعبد الرحمن بن عوف

وفى مُرّة يجتمع معه عليه السلام بنو تيم بن مرة وبنو مخزوم بن يَقَظة بن مرة فمن بنى تيم بن مرة أبو بكر الصديق وطلحة بن عبيد الله . ومن بنى مخزوم خالد بن الوليد وأبو جهل بن هشام

وفى كعب يجتمع معه عليه السلام بنو عدى بن كعب ، ومنهم عمر بن الخطاب وسعيد [illegible]

مثله فى العداوة لرسول الله ، وبنو سهم ومنهم عمرو بن العاص [illegible]

وفى لؤى يجتمع معه عليه السلام بنو عامر بن لؤى ، ومنهم عمرو بن عبد ود فارس العرب الذى قتله على بن أبى طالب ، ومنهم سهيل بن عمرو

وفى غالب يجتمع بنو تيم الأدرم ، والأدرم الناقص . وفى فهر يجتمع معه بنو محارب وبنو الحارث ابنى فهر ، ومن بنى الحارث بنو الخلج ومنهم أبو عبيدة بن الجراح(٢) . وفهر

---

(١) الأصل مخزوم

(٢) أبو عبيدة من بنى ضبة بن الحارث ، والخلج ينتسبون إلى إخوتهم بنى قيس ابن الحارث

مختصر سيرة الرسول صلى الله عليه وسلم

تأليف

الإمام ، بدر الأعلام

الشيخ عبد الله بن الشيخ محمد بن عبد الوهاب

المتوفى بمصر سنة ١٢٤٢ هـ

نشره

قصي محب الدين الخطيب

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر بارہ ربیع الاوّل کو یومِ وصال کہنے والوں کے بانی مذہب کے بیٹے لکھتے ہیں: تاریخ وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول نہیں ہے بلکہ 9 ربیع الاوّل ہے۔ (مختصر سیرت رسول صفحہ نمبر 26)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور وفات

اِس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حادثۂ فیل کے سال مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے جو اللہ تعالےٰ کے گھر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ ورنہ ہاتھیوں کے ساتھ حملہ کرنے والے اہلِ کتاب تھے، اور اُن کا دین اہلِ مکہ کے دین سے بہرحال بہتر تھا کیونکہ انھوں نے بُت پرستی کو اپنا دین بنا لیا تھا۔ پھر بھی اللہ تعالےٰ نے ان کی اس طرح نصرت فرمائی، کہ اس میں انسانی عمل کا کوئی دخل نہیں تھا۔ یہ سب کچھ پردۂ غیب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جو مکہ معظمہ میں پیدا ہونے) کے اکرام اور بیت الحرام کی تعظیم کے لیے ظہور پذیر ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن ۹ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے، اِس قول کو پسند کیا گیا ہے۔ بعض نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش دس اور بعض نے ۱۲ ربیع الاوّل بتائی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاوّل کے کچھ دن گزرنے کے بعد پیر کے دن شرفِ نبوت سے مشرف ہوئے اور بعض نے کہا، ۹ ربیع الاوّل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد المطلب میں ابوطالب کے بیٹوں، علی، جعفر، عقیل نیز عباس، حارث اور ابولہب کی اولاد آ کر ملتی ہے۔

اور عبد مناف میں [illegible]

اور قصی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد العزیٰ اور عبد الدار کی اولاد جمع ہوتی ہے اور نضر بن حارث [illegible]

قبیلۂ عبد الدار [illegible]

نوفل ——— قبیلۂ عبد العزیٰ کے مشاہیر نامدار ہیں۔

اور کلاب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زہرہ بن کلاب کی اولاد جمع ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف اِسی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔

سلسلۂ مطبوعات (۱۵)

مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اردو ترجمہ

تالیف

الامام العلام الشیخ عبد اللہ بن الشیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

اس کتاب کے جملہ حقوق [illegible]

غفر اللہ له ولوالديه ولجميع المسلمين

مترجم

محمد مدنی بن حافظ عبد الغفور

جامعۃ العلوم الاثریہ

جہلم پاکستان